"تمہاری ماں کے علاج کا خرچہ میں اٹھالوں گا لیکن بدلے میں
تمھیں میرے ساتھ ایک رات گزارنی ہو گی۔" شاہویز کی بات
سن کر ماہی دنگ رہ گئی۔ وہ اسکا باس تھا۔ بہت مجبوری میں وہ
اسکے پاس مدد مانگنے آئی تھی۔ "ٹھیک ہے آپ ایک رات کیلئے

تمہاری ماں کے علاج کا خرچہ میں اٹھاؤں گا لیکن بدلے میں
تمھیں میرے ساتھ ایک رات گزارنی ہوگی۔" شاہویز کی بات
سن کر ماہی دنگ رہ گئی۔ وہ اسکا باس تھا۔ بہت مجبوری میں وہ
اسکے پاس مدد مانگنے آئی تھی۔ "ٹھیک ہے آپ ایک رات کیلئے
مجھ سے نکاح کرلیں صبح بے شک طلاق دے دیجئے گا۔" وہ راضی
ہوگئی۔ نکاح کے بعد پوری رات گزارنے کے بعد صبح ماہی نے
طلاق کا مطالبہ کیا لیکن "نہیں۔ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔" شاہویز

مجھ سے نکاح کر لیں صبح بے شک طلاق دے دیجئے گا۔" وہ راضی ہو گئی۔ نکاح کے بعد پوری رات گزارنے کے بعد صبح ماہی نے طلاق کا مطالبہ کیا لیکن "نہیں۔۔ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔" شاہویز کی بات سن کر وہ کانپ گئی۔

"سر۔۔ مجھے آپ سے ایک فیور چاہیے۔" وہ انگلیاں چٹخاتی

کی بات سن کر وہ کانپ گئی۔

''سر۔۔۔مجھے آپ سے ایک فیور چاہیے۔'' وہ انگلیاں چٹخاتی اس کے ٹیبل پر ایپلیکیشن رکھ چکی تھی۔ ''کوئی چھٹی نہیں ملے گی۔'' شاہویز نے ماتھے پر بل لیے اس ایپلیکیشن کو رعونت سے اسی کی طرف واپس دھکیل دیا۔ ''سر یہ چھٹی کی ایپلیکیشن نہیں ہے۔'' ماہی منمنائی تھی۔ ''تو پھر۔۔۔؟'' اس نے بھنویں اچکاتے

اس کے ٹیبل پر ایپلیکیشن رکھ چکی تھی۔ "کوئی چھٹی نہیں ملے گی۔" شاہویز نے ماتھے پر بل لیے اس ایپلیکیشن کو رعونت سے اسی کی طرف واپس دھکیل دیا۔ "سر یہ چھٹی کی ایپلیکیشن نہیں ہے۔" ماہی منمنائی تھی۔ "تو پھر۔۔؟" اس نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔ اس کے سنجیدہ تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ "یہ لون ایپلیکیشن ہے۔" اس نے اس ایپلیکیشن پر اپنی دو انگلیاں رکھ کر ایک بار پھر اس کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

نہیں ہے۔" ماہی منمنائی تھی۔ "تو پھر۔۔؟" اس نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔ اس کے سنجیدہ تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ "یہ لون ایپلیکیشن ہے۔" اس نے اس ایپلیکیشن پر اپنی دو انگلیاں رکھ کر ایک بار پھر اس کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔ شاہویز اس ایپلیکیشن کو اٹھا کر پڑھنے لگا۔ ایپلیکیشن پڑھتے ہی اس نے سامنے کھڑی اس دوشیزہ کو دیکھا جو سفید رنگ کے سادہ سے شرٹ ٹراوزر میں نماز کے سٹائل میں دوپٹہ باندھے

انگلیاں رکھ کر ایک بار پھر اس کی طرف جھکاتے ہوئے کہا۔
شاہویز اس ایپلیکیشن کو اٹھا کر پڑھنے لگا۔ ایپلیکیشن پڑھتے ہی
اس نے سامنے کھڑی اس دوشیزہ کو دیکھا جو سفید رنگ کے
سادہ سے شرٹ ٹراؤزر میں نماز کے سٹائل میں دوپٹہ باندھے
انگلیوں کو چٹخا رہی تھی۔ اس کے بالوں کی ایک لٹ بھی آج تک
کسی لڑکی نے نہیں دیکھی تھی کجا کے کسی لڑکے کا دیکھنا۔
دودھیا رنگت میں گھلی سرخیاں سامنے والے کو اپنی طرف

انگلیوں کو چٹخا رہی تھی۔ اس کے بالوں کی ایک لٹ ابھی آج تک کسی لڑکی نے نہیں دیکھی تھی کجا کے کسی لڑکے کا دیکھنا۔ دودھیا رنگت میں گھلی سرخیاں سامنے والے کو اپنی طرف متوجہ ضرور کرتی تھیں۔ بھوری آنکھوں کی اضطرابیت اور اس پر گھبراہٹ سے ہوتا پلکوں کا رقص اسے مسمرائز کر رہا تھا۔ کپکپاتے لب کچھ کہنے کے لیے کھلتے پھر جیسے الفاظ نہ ملنے پر

متوجہ ضرور کرتی تھیں۔ بھوری آنکھوں کی اضطرابیت اور اس
پر گھبراہٹ سے ہوتا پلکوں کا رقص اسے مسمرائز کر رہا تھا۔
کپکپاتے لب کچھ کہنے کے لیے کھلتے پھر جیسے الفاظ نہ ملنے پر
ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتے۔ "مس ماہی آپ کچھ بتائیں گی
یا یونہیں مراقبے میں کھڑی رہیں گی۔" وہ محظوظ ہوتا اسے
بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ "سر میں ٹھیک ہوں۔" ماہی نے کتراتے
ہوئے کہا "20 لاکھ میں ایسے ہی کھڑے رہ تو نہیں ... سکتا

ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتے۔ "مس ماہی آپ کچھ بتائیں گی یا یونہیں مراقبے میں کھڑی رہیں گی۔" وہ محظوظ ہوتا اسے بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ "سر میں ٹھیک ہوں۔" ماہی نے کتراتے ہوئے کہا۔ "20 لاکھ میں ایسے ہی کھڑے تو نہیں دے سکتا بیٹھنا پڑے گا آپ کو۔" وہ اسے دوبارہ بیٹھنے پر اسرار کر رہا تھا۔ وہ ہچکچاتی چیئر پر ٹک گئی۔ "آپ کو 20 لاکھ کیوں چاہیے؟" وہ پیپر ویٹ گھماتے دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ

ہوئے کہا۔ "20 لاکھ میں ایسے ہی کھڑے تو نہیں دے سکتا
بیٹھنا پڑے گا آپ کو۔" وہ اسے دوبارہ بیٹھنے پر اسرار کر رہا تھا۔
وہ ہچکچاتی چیئر پر ٹک گئی۔ "آپ کو 20 لاکھ کیوں چاہیے؟" وہ
پیپر ویٹ گھماتے دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ
رہا تھا۔ "سر میں نے ایپلیکیشن میں بتایا ہے میری امی کی
طبیعت ٹھیک نہیں ہے فوری سرجری کروانا بہت ضروری ہے اور
اس کے لیے مجھے کثیر رقم کی ضرورت ہے۔" وہ آنکھوں میں

پیپر ویٹ گھمائے دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ

رہا تھا۔ "سر میں نے ایپلیکیشن میں بتایا ہے میری امی کی

طبیعت ٹھیک نہیں ہے فوری سرجری کروانا بہت ضروری ہے اور

اس کے لیے مجھے کثیر رقم کی ضرورت ہے۔" وہ آنکھوں میں

تیرتی نمی کو پلکیں جھپک کر پیچھے دھکیلتے ہوئے بتا

رہی تھی۔ "ہمم۔۔۔۔ تو مس ماہی آپ یہ 20 لاکھ واپس کیسے

کریں گی؟" وہ اسی طرح دو انگلیوں میں پیپر ویٹ گھماتا بڑی

اس کے لیے مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔" وہ آنکھوں میں
تیرتی نمی کو پلکیں جھپک جھپک کر پیچھے دھکیلتے ہوئے بتا
رہی تھی۔ "ہمم۔۔۔ تو مس ماہی آپ یہ 20 لاکھ واپس کیسے
کریں گی؟" وہ اسی طرح دو انگلیوں میں پیپر ویٹ گھماتا بڑی
دلچسپی سے اس کے سراپے کا جائزہ لے رہا تھا۔ یہ اس کے آفس
کی نرالی لڑکی تھی جس کے جسم کا کوئی حصہ نہیں دکھتا
تھا۔ ورنہ لڑکیاں تو یہاں پر شارٹ شرٹ ٹراؤزر، ٹاپ پینٹ کھلے

دلچسپی سے اس کے سراپے کا جائزہ لے رہا تھا۔ یہ اس کے آفس
کی نرالی لڑکی تھی جس کے جسم کا کوئی حصہ نہیں دکھتا
تھا۔ ورنہ لڑکیاں تو یہاں پر شارٹ شرٹ ٹراوزر، ٹاپ پینٹ کھلے
بال میک اپ کی دکان بنے دعوت عام ہوتی تھیں۔ یہ وہ واحد تھی
جو ان سب سے سادہ اور منفرد دکھتی تھی۔ "آپ یہ 20 لاکھ
کیسے واپس کریں گی؟" "سر میں اپنی سیلری سے کٹوادوں گی۔"

بال میک اپ کی دکان بنے دعوت عام ہوتی تھیں۔ یہ وہ واحد تھی
جوان سب سے سادہ اور منفرد دکھتی تھی۔ "آپ یہ 20 لاکھ
کیسے واپس کریں گی؟" "سر میں اپنی سیلری سے کٹوادوں گی۔"
وہ اپنی مخروطی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھائے تذبذب سے
بتا رہی تھی۔ شاہویز کی نگاہیں میکانکی انداز میں اس کی
انگلیوں سے ہوتی اس کی کلائیوں تک گئیں۔ اس سے آگے اس کی
نگاہیں مایوس ہو گئیں کیونکہ آستین کے سبب اس کے دودھیا

وہ اپنی مخروطی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھائے تذبذب سے
بتا رہی تھی۔ شاہویز کی نگاہیں میکانکی انداز میں اس کی
انگلیوں سے ہوتی اس کی کلائیوں تک گئیں۔ اس سے آگے اس کی
نگاہیں مایوس ہو گئیں کیونکہ آستین کے سبب اس کے دودھیا
بازو ڈھکے ہوئے تھے۔ اس کی نظروں نے دوباہ سے اس کی
کلائیوں اور پھر ہاتھوں کا سفر کیا جہاں سے اس کی وینیں نظر آ رہی
تھیں۔ "مس ماہی آپ یہ لون ساری زندگی بھی اتارنے لگیں تو بھی

نگاہیں مایوس ہو گئیں کیونکہ آستین کے سبب اس کے دودھیا بازو ڈھکے ہوئے تھے۔ اس کی نظروں نے دوبارہ سے اس کی کلائیوں اور پھر ہاتھوں کا سفر کیا جہاں سے اس کی وینس نظر آ رہی تھیں۔ "مس ماہی آپ یہ لون ساری زندگی بھی اتارنے لگیں تو بھی نہیں اتار سکتیں۔" وہ تمسخرانہ مسکراہٹ لیے اس کی بات کا مزہ لے رہا تھا۔ "سر ایسا مت کہیں مجھے ان پیسوں کی اشد ضرورت ہے۔" وہ رو دینے کو تھی۔ "سر میں آپ کو کیسے یقین دلاؤں؟" اس

ہیں۔ "مس ماہی آپ یہ لون ساری زندگی بھی اتارتے رہیں تو بھی نہیں اتار سکتیں۔" وہ تمسخرانہ مسکراہٹ لیے اس کی بات کا مزہ لے رہا تھا۔ "سر ایسا مت کہیں مجھے ان پیسوں کی اشد ضرورت ہے۔" وہ رو دینے کو تھی۔ "سر میں آپ کو کیسے یقین دلاؤں؟" اس نے بے بسی سے کہا۔ "اگر آپ نے مجھے دھوکہ دے دیا تو؟" وہ دونوں ہاتھوں کو ٹیبل پر رکھے مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ تھا۔

"سر میں ایسا کیا کروں کہ آپ کو یقین آجائے۔" وہ ماتھے پر

نے بے بسی سے کہا۔ "اگر آپ نے مجھے دھوکہ دے دیا تو؟" وہ
دونوں ہاتھوں کو ٹیبل پر رکھے مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ تھا۔

"سر میں ایسا کیا کروں کہ آپ کو یقین آجائے۔" وہ ماتھے پر
نمودار ہوتی پسینے کی بوندیں صاف کرتی پوچھ رہی تھی۔ "ایک
صورت ہے جس میں تمہاری ماں کے علاج کا خرچہ میں اٹھالوں گا
اور تمہیں یہ بیس لاکھ واپس بھی نہیں کرنے پڑیں گے۔" اس نے

کریں ایسا کیا کروں کہ آپ کو یقین آ جائے۔" وہ ماتھے پر نمودار ہوتی پسینے کی بوندیں صاف کرتی پوچھ رہی تھی۔ "ایک صورت ہے جس میں تمہاری ماں کے علاج کا خرچہ میں اٹھالوں گا اور تمہیں یہ بیس لاکھ واپس بھی نہیں کرنے پڑیں گے۔" اس نے پراسرار لہجے میں کہا۔ "وہ کیا سر۔؟" اس کا پورا وجود ہمہ تن گوش تھا۔ "لیکن بدلے میں تمہیں میرے ساتھ ایک رات گزارنی ہو گی۔" شاہویز دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے اس پر جھک آیا۔ وہ بے

پراسرار لہجے میں کہا۔ "وہ کیا سر۔۔؟" اس کا پورا وجود ہمہ تن گوش تھا۔ "لیکن بدلے میں تمہیں میرے ساتھ ایک رات گزارنی ہو گی۔" شاہویز دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے اس پر جھک آیا۔ وہ بے اختیار پیچھے کو ہوئی۔ اس کی بات سن کر ماہی دنگ رہ گئی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے باس کی شکل دیکھ رہی تھی جو شکل سے بہت ہی مہذب اور شریف النفس انسان لگتا تھا۔ اس کے مینیجر نے کہا تھا وہ اس کی بات ضرور کرے گا۔ اس کی ڈیمانڈ

اختیار پیچھے کو ہوئی۔ اس کی بات سن کر ماہی دنگ رہ گئی۔ وہ
پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے باس کی شکل دیکھ رہی تھی جو
شکل سے بہت ہی مہذب اور شریف النفس انسان لگتا تھا۔ اس کے
مینیجر نے کہا تھا وہ اس کی مدد ضرور کرے گا پر اس کی ڈیمانڈ
ماہی کے ہوش اڑا گئی تھی۔ وہ اس کا باس تھا۔
بہت مجبوری میں وہ اس کے پاس مدد مانگنے آئی تھی اور وہ
بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا چاہتا تھا۔ ماہی نے اذیت سے سوچا۔

مینیجر نے کہا تھا وہ اس کی مدد ضرور کرے گا پر اس کی ڈیمانڈ
ماہی کے ہوش اڑا گئی تھی۔ وہ اس کا باس تھا۔
بہت مجبوری میں وہ اس کے پاس مدد مانگنے آئی تھی اور وہ
بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا چاہتا تھا۔ ماہی نے اذیت سے سوچا۔
"سر میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔" ماہی کی آنکھوں سے آنسوں
نکلنے کو بیتاب تھے۔ "اچھے سے سوچ لو ماہی میرے پاس لڑکیاں
بہت ہیں لیکن تمہاری ماں کے پاس سانسیں اور تمہارے پاس وقت

بھی گنگا میں ہاتھ دھونا چاہتا تھا۔ ماہی نے اذیت سے سوچا۔
"سر میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔" ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلنے کو بیتاب تھے۔ "اچھے سے سوچ لو ماہی میرے پاس لڑکیاں بہت ہیں لیکن تمہاری ماں کے پاس سانسیں اور تمہارے پاس وقت بہت کم ہے۔" شاہویز نے اپنی فائل کھولتے ہوئے جیسے اسے باور کروایا کہ اس کے پاس ٹائم کی قلت ہے۔ "سر میں تیار ہوں۔" کچھ لمحوں کے توقف کے بعد ماہی نے خود کو کہتے سنا۔ وہ راضی ہو

بہت ہیں لیکن تمہاری ماں کے پاس نہیں اور تمہارے پاس وقت بہت کم ہے۔" شاہویز نے اپنی فائل کھولتے ہوئے جیسے اسے باور کروایا کہ اس کے پاس ٹائم کی قلت ہے۔ "سر میں تیار ہوں۔" کچھ لمحوں کے توقف کے بعد ماہی نے خود کو کہتے سنا۔ وہ راضی ہو گئی۔ بے بسی کے احساس سے آنسو اس کے گالوں پر لڑھک گئے۔ شاہویز دل فریبی سے مسکرایا۔ سبھی لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ چند پیسوں کے عوض اپنے جسم کا سودا کرنے والیں۔ کچھ

گئی۔ بے بسی کے احساس سے آنسو اس کے گالوں پر لڑھک گئے۔
شاہویز دل فریبی سے مسکرایا۔ سبھی لڑکیاں ایک جیسی ہوتی
ہیں۔ چند پیسوں کے عوض اپنے جسم کا سودا کرنے والیں۔۔ کچھ
سرعام کرتی ہیں اور کچھ اپنی پارسائی اور مجبوریوں کا ڈرامہ
کر کے۔۔ شاہویز فائل بند کر کے ایک بار پھر اس کی طرف متوجہ
ہو چکا تھا۔ اس کی نظروں کی تپش ماہی کے گال سرخ کر گئی۔
اس کی نظروں کا اثر تھا یا اس کا مطالبہ کہ وہ غم آرام دہ

سرعام کرتی ہیں اور کچھ اپنی پارسائی اور مجبوریوں کا ڈرامہ کرکے۔ شاہویز فائل بند کرکے ایک بار پھر اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔ اس کی نظروں کی تپش ماہی کے گال سرخ کر گئی۔ اس کی نظروں کا اثر تھا یا اس کا مطالبہ کہ وہ غیر آرام دہ محسوس کرنے لگی۔ وہ ایک ان چھوئی کلی تھی جسے اس کی ایک نظر بھی سرتاپا سرخ کر گئی۔ اس کا لمس ماہی کے لیے کس قدر جان لیوا ثابت ہو سکتا تھا۔ شاہویز اسے للچائی نگاہوں سے

اس کی نظروں کا اثر تھا یا اس کا مطالبہ کہ وہ غیر آرام دہ محسوس کرنے لگی۔ وہ ایک ان چھوئی کلی تھی جسے اس کی ایک نظر بھی سر تا پا سرخ کر گئی۔ اس کا لمس ماہی کے لیے کس قدر جان لیوا ثابت ہو سکتا تھا۔ شاہویز اسے للچائی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ ایک بار پھر وہ کچھ کہنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔ وہ اپنے لب کچل رہی تھی۔ اس کے لبوں کا یہ رقص اسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ شاہویز نے اس کے

قدر جان لیوا ثابت ہو سکتا تھا۔ شاہویز اسے للچائی نگاہوں سے
دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ ایک بار پھر وہ کچھ کہنے کی کوشش
میں ہلکان ہو رہی تھی۔ وہ اپنے لب کچل رہی تھی۔ اس کے لبوں کا
یہ رقص اسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ شاہویز نے اس کے
کپکپاتے لبوں کے رقص کو دیکھتے بے اختیار اپنے لبوں پر زبان
پھیری۔ اس کا دل کیا وہ ابھی ان نازک پنکھڑیوں کو اپنے لبوں کی
قید میں لے لے۔ اس کا حسن سراہے جانے کے قابل تھا جسے وہ

یہ رقص اسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ شاہویر نے اس کے
کپکپاتے لبوں کے رقص کو دیکھتے بے اختیار اپنے لبوں پر زبان
پھیری۔ اس کا دل کیا وہ ابھی ان نازک پنکھڑیوں کو اپنے لبوں کی
قید میں لے لے۔ اس کا حسن سراہے جانے کے قابل تھا جسے وہ
سات پردوں میں چھپا کر رکھتی تھی۔ اس نے اپنے والٹ سے چند
ہزار کے نوٹ نکال کر ٹیبل پر اس کے سامنے پھینکے۔ "سیلون جاؤ
اور خود کو آج رات کے لیے میرے مطابق تیار کرو۔"

سات پردوں میں چھپا کر رکھتی تھی۔ اس نے اپنے والٹ سے چند ہزار کے نوٹ نکال کر ٹیبل پر اس کے سامنے پھینکے۔ "سیلون جاؤ اور خود کو آج رات کے لیے میرے مطابق تیار کرو۔"

وہ حقارت آمیز انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ جب کہ وہ جانتا تھا کہ اس کا سادگی میں موجود حسن پہلے ہی اس کا ایمان ڈگمگا چکا تھا۔ "سر۔۔ آپ جیسا کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے لیکن میری بھی ایک شرط ہے۔"

وہ حقارت آمیز انداز میں کہہ رہا تھا۔۔۔جب کہ وہ جانتا تھا کہ اس کا سادگی میں موجود حسن پہلے ہی اس کا ایمان ڈگمگا چکا تھا۔ "سر۔۔۔ آپ جیسا کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے لیکن میری بھی ایک شرط ہے۔" وہ منمنائی۔ شاہویز سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے انگ انگ سے بے صبری اور بے قراری عیاں تھی۔ وہ ہاتھ میں آئی اس کلی کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ "آپ ایک رات کے لیے مجھ سے نکاح کر لیں۔ صبح بے شک طلاق دے دیجیے گا۔"

وہ منمنائی۔ شاہویز سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے انگ انگ سے بے صبری اور بے قراری عیاں تھی۔ وہ ہاتھ میں آئی اس کلی کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ "آپ ایک رات کے لیے مجھ سے نکاح کر لیں صبح بے شک طلاق دے دیجئے گا۔" وہ آنکھیں جھکائے شرمندگی سے کہہ رہی تھی۔ "میں بوسیدہ رشتوں کا قائل نہیں ہوں۔۔۔ ویسے بھی کل صبح رات گئی بات گئی ہو جائے گی۔۔۔۔ اس کے لیے نکاح کی جھنجھٹ کی کیا

کے لیے مجھ سے نکاح کر لیں صبح بے شک طلاق دے دیجئے گا۔"
وہ آنکھیں جھکائے شرمندگی سے کہہ رہی تھی۔ "میں بوسیدہ رشتوں کا قائل نہیں ہوں۔۔۔ ویسے بھی کل صبح رات گئی بات گئی ہو جائے گی۔۔۔۔ اس کے لیے نکاح کی جھنجھٹ کی کیا ضرورت ہے۔" وہ جھنجلا گیا تھا۔ "ایک رات کے عوض میں تمہیں اپنے سر پر مسلط نہیں کرنا چاہتا۔" وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتا اسے بے وقعت کر گیا۔ "آپ کے لیے نہیں ہو گا لیکن میرے لیے

تی ہو جائے گی۔۔۔۔اس کے لیے نکاح کی جھنجھٹ کی کیا
ضرورت ہے۔" وہ جھنجھلا گیا تھا۔ "ایک رات کے عوض میں تمہیں
اپنے سر پر مسلط نہیں کرنا چاہتا۔" وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتا
اسے بے وقعت کر گیا۔ "آپ کے لیے نہیں ہوگا لیکن میرے لیے
یہ نکاح کے بغیر گناہ ہے۔" وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے آنسو
رک نہیں رہے تھے۔ "اوکے۔۔" وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا گیا۔
"شام چھ بجے میرا ڈرائیور تمہیں پک کرے گا تیار رہنا۔۔اور یہ

اسے بے وقعت کر لیا۔ آپ کے لیے نہیں ہوگا لیکن میرے لیے یہ نکاح کے بغیر گناہ ہے۔" وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے آنسو رک نہیں رہے تھے۔ "اوکے۔۔" وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا گیا۔ "شام چھ بجے میرا ڈرائیور تمہیں پک کرے گا تیار رہنا۔۔ اور یہ ڈھائی گز کا دوپٹہ خیر میں مینیج کر لوں گا۔" شاہویز ہاتھ کے اشارے سے اس کے دوپٹے کے بارے میں کہہ رہا تھا پھر ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے وہاں سے جانے کو کہا۔ کرسی سے اٹھ کر

ڈھائی گز کا دوپٹہ خیر میں مینیج کر لوں گا۔" شاہویز ہاتھ کے اشارے سے اس کے دوپٹے کے بارے میں کہہ رہا تھا پھر ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے وہاں سے جانے کو کہا۔ کرسی سے اٹھ کر دروازے تک جانے پر شاہویز کی بے باک نگاہیں اس کے وجود پر ٹکی رہیں۔ وہ ہینڈل گھمانے ہی والی تھی جب وہ ایک بار پھر پکار بیٹھا۔ "ماہی۔۔۔" اس نے سراسیمگی سے پلٹ کر اس کی طرف

دروازے تک جانے پر شاہویز کی بے باک نگاہیں اس کے وجود پر ٹکی رہیں۔ وہ ہینڈل گھمانے ہی والی تھی جب وہ ایک بار پھر پکار بیٹھا۔ "ماہی۔۔۔" اس نے سراسیمگی سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔ "تمہارے پیسے۔۔" وہ ٹیبل پر پڑے پیسوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اس نے اس کی سیلون کے لیے دیے تھے۔ "تھینک یو سر۔" وہ سر نفی میں ہلاتی تیز قدموں سے باہر نکل گئی۔ باہر قدم رکھتے ہی آنسوؤں کی روانی میں شدت آچکی تھی جیسے

دیکھا۔ "تمہارے پیسے۔۔" وہ ٹیبل پر پڑے پیسوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اس نے اس کی سیلون کے لیے دیے تھے۔ "تھینک یو سر۔" وہ سر نفی میں ہلاتی تیز تیز قدموں سے باہر نکل گئی۔ باہر قدم رکھتے ہی آنسوؤں کی روانی میں شدت آچکی تھی جیسے سیلاب اپنا بند توڑ کر باہر نکلتا ہے اور سب کچھ بہا لے جاتا ہے۔ اسی طرح ہر منظر دھندلا جا رہا تھا۔ وہ کانپتی ٹانگوں سے اپنے کیبن میں آئی۔ شاہویز اس کے جانے کے بعد بھی دروازے کو

قدم رکھتے ہی آنسوؤں کی روانی میں شدت آ چکی تھی جیسے سیلاب اپنا بند توڑ کر باہر نکلتا ہے اور سب کچھ بہا لے جاتا ہے۔ اسی طرح ہر منظر دھندلا جا رہا تھا۔ وہ کانپتی ٹانگوں سے اپنے کیبن میں آئی۔ شاہویز اس کے جانے کے بعد بھی دروازے کو دیکھتا رہا جیسے وہ حسینہ وہیں کھڑی تھی۔ پیاسی نگاہیں اسکے وجود کا سوچتے مسکرا رہی تھیں۔ آج کی رات بہت حسین اور دلکش گزرنے والی تھی۔ وہ حسین ان چھوئی کلی اسے مہکانے والی تھی۔

بن میں آئی۔ شاہویز اس کے جانے کے بعد بھی دروازے کو

دیکھتا رہا جیسے وہ حسینہ وہیں کھڑی تھی۔ پیاسی نگاہیں اسکے وجود

کا سوچتے مسکرا رہی تھیں۔ آج کی رات بہت حسین اور دلکش

گزرنے والی تھی۔ وہ حسین ان چھوئی کلی اسے مہکانے والی تھی۔

"ہیلو۔ جی۔۔۔" ڈرائیور کی مؤدب آواز ماہی کو اس کی سوچوں

کی دنیا سے ہوش کی دنیا میں کھینچ گئی۔ "جی پک کر لیا ہے۔"

ڈرائیور دوسری طرف موجود شخص کو بتا رہا تھا۔ یقیناً شاہویز ملک

"ہیلو۔ جی۔۔۔" ڈرائیور کی مؤدب آواز ماہی کو اس کی سوچوں کی دنیا سے ہوش کی دنیا میں پٹخ گئی۔ "جی پک کر لیا ہے۔" ڈرائیور دوسری طرف موجود شخص کو بتا رہا تھا۔ یقیناً شاہویز ملک لائن پر تھا۔ "اوکے۔۔" وہ کال بند کرتا ایک بار پھر ڈرائیونگ پر فوکس کیے ہوئے تھا۔ گاڑی اپنی منزل کی طرف گامزن تھی اور ماہی کے قدم اپنی بربادی کی طرف۔۔ گاڑی ملک ولا کے عالیشان

ڈرائیور دوسری طرف موجود شخص کو بتا رہا تھا۔ یقیناً شاہویز ملک لائن پر تھا۔ "اوکے۔۔" وہ کال بند کرتا ایک بار پھر ڈرائیونگ پر فوکس کیے ہوئے تھا۔ گاڑی اپنی منزل کی طرف گامزن تھی اور ماہی کے قدم اپنی بربادی کی طرف۔۔ گاڑی ملک ولا کے عالیشان پورچ میں آکر رکی۔ ملک ولا بہت ہی حسین اور بڑا تھا لیکن اس کے مالک کا کردار اور دل اتنا ہی چھوٹا۔۔ ماہی نے کرب سے سوچا۔ ڈرائیور نے مستعدی سے اس کا دروازہ کھولا۔ وہ کانپتی ٹانگوں

ماہی کے قدم اپنی بربادی کی طرف۔۔۔ گاڑی ملک ولا کے عالیشان پورچ میں آ کر رکی۔ ملک ولا بہت ہی حسین اور بڑا تھا لیکن اس کے مالک کا کردار اور دل اتنا ہی چھوٹا۔۔۔ ماہی نے کرب سے سوچا۔ ڈرائیور نے مستعدی سے اس کا دروازہ کھولا۔ وہ کانپتی ٹانگوں سے باہر آئی۔ خیر اب وہ بھی اسی کردار کا حصہ بننے والی تھی صرف اپنی مجبوریوں کی وجہ سے۔۔۔ آنسو ایک بار پھر پلکوں کی باڑ توڑنے کے لیے بے تاب تھے جنہیں وہ پلکیں جھپک جھپک کر آنے

سے باہر آئی۔ خیر اب وہ بھی اسی کردار کا حصہ بننے والی تھی
صرف اپنی مجبوریوں کی وجہ سے۔۔۔ آنسو ایک بار پھر پلکوں کی باڑ
توڑنے کے لیے بے تاب تھے جنہیں وہ پلکیں جھپک جھپک کر آنے
سے باز رکھے ہوئے تھی۔ ڈرائیور نے ہاتھ کے اشارے سے اسے
اندر جانے کا عندیہ دیا۔ اپنے وجود کو گھسیٹتی وہ عالیشان لاؤنج
میں داخل ہوئی جہاں کچھ مرد حضرات صوفوں پر براجمان نظر
آئے۔ اپنی حسینہ کو دیکھ کر شاہویز کی آنکھیں مسکائی تھیں۔

سے باز رکھے ہوئے تھی۔ ڈرائیور نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اندر جانے کا عندیہ دیا۔ اپنے وجود کو گھسیٹتی وہ عالیشان لاؤنج میں داخل ہوئی جہاں کچھ مرد حضرات صوفوں پر براجمان نظر آئے۔ اپنی حسینہ کو دیکھ کر شاہویز کی آنکھیں مسکائی تھیں۔ اسی لمحے اس کا حلیہ دیکھ کر آنکھوں میں یکایک ناگواری بھرنے لگی۔ اس نے آنکھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا۔ وہ سنگل صوفے پر ٹک گئی۔ اسی وقت قاضی صاحب نے نکاح کا

آئے۔ اپنی حسینہ کو دیکھ کر شاہویز کی آنکھیں مسکائی تھیں۔
اسی لمحے اس کا حلیہ دیکھ کر آنکھوں میں یکایک ناگواری
بھرنے لگی۔ اس نے آنکھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا۔ وہ
سنگل صوفے پر ٹک گئی۔ اسی وقت قاضی صاحب نے نکاح کا
فریضہ انجام دینا شروع کیا۔ آخری بار قبول ہے کہتے ماہی کو ہرگز
اندازہ نہیں تھا وہ اپنی بدقسمتی، زندگی میں آنے والی مصیبتوں
اور بربادی کو قبول ہے کہہ چکی ہے۔ قاضی صاحب کے پوچھنے پر

فریضہ انجام دینا شروع کیا۔ آخری بار قبول ہے کہتے ماہی کو ہرگز
اندازہ نہیں تھا وہ اپنی بد قسمتی، زندگی میں آنے والی مصیبتوں
اور بربادی کو قبول ہے کہہ چکی ہے۔ قاضی صاحب کے پوچھنے پر
شاہویز نے بھی تین بار کھلے دل سے قبول ہے کہا تھا۔ وہ جانتا تھا
کہ وہ اس پر حاکمیت اور اپنی عیاشی کو قبول کر رہا ہے۔۔ قبول ہے
کے مرحلے کے بعد شاہویز کی آنکھوں میں رعونت نمودار ہوئی

شاہویز نے بھی تین بار کھلے دل سے قبول ہے کہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس پر حاکمیت اور اپنی عیاشی کو قبول کر رہا ہے۔۔ قبول ہے کے مرحلے کے بعد شاہویز کی آنکھوں میں رعونت نمودار ہوئی جیسے وہ اس کا حاکم بن چکا تھا۔ نکاح کے پیپرز اور کانٹریکٹ پیپر سامنے کرتے ماہی کو اس پر سائن کرتے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایک رات کے بجائے اپنی زندگی اور اپنے جسم کا حاکم شاہویز ملک کو بنا رہی ہے۔اس کے بعد وہ ایک لمحے

جیسے وہ اس کا حاکم بن چکا تھا۔ نکاح کے پیپرز اور کانٹریکٹ پیپر سامنے کرتے ماہی کو اس پر سائن کرتے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایک رات کے بجائے اپنی زندگی اور اپنے جسم کا حاکم شاہویز ملک کو بنا رہی ہے۔ اس کے بعد وہ ایک ایک لمحے کے لیے اس کی محتاج رہنے والی ہے۔ وہ اپنی بربادی پر خاموشی سے سائن کر گئی۔ اس کو سائن کرتا دیکھ کر شاہویز کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں جیسے وہ اس لڑکی کو خرید چکا ہو۔ شاہویز

حاکم شاہویز ملک کو بنا رہی ہے۔ اس کے بعد وہ ایک ایک شے

کے لیے اس کی محتاج رہنے والی ہے۔ وہ اپنی بربادی پر خاموشی

سے سائن کر گئی۔ اس کو سائن کرتا دیکھ کر شاہویز کی آنکھیں

مسکرا رہی تھیں جیسے وہ اس لڑکی کو خرید چکا ہو۔ شاہویز

ملک اور باقی مرد حضرات اٹھ کر باہر چلے گئے۔ وہ خاموشی سے

اپنی انگلیاں چٹخاتی آنسو بہاتی بیٹھی رہ گئی۔ ابھی کچھ دیر

میں اس کا سب کچھ تباہ ہو جانا تھا۔ کل صبح سورج نکلے گا پر

ملک اور باقی مرد حضرات اٹھ کر باہر چلے گئے۔ وہ خاموشی سے
اپنی انگلیاں چٹخاتی آنسو بہاتی بیٹھی رہ گئی۔ ابھی کچھ دیر
میں اس کا سب کچھ تباہ ہو جانا تھا۔ کل صبح سورج نکلے گا پر
اس کی زندگی تاریک ہو جائے گی۔ اسی لمحے ایک ملازمہ نظریں
جھکائے اس کے سامنے آئی۔ "آئیں بی بی۔۔" وہ اسے اشارہ کرتی
ایک بیڈروم میں لے گئی۔ ملازمہ اسے اندر جانے کا اشارہ کرتی

اس کی زندگی تاریک ہو جائے گی۔ اسی لمحے ایک ملازمہ نظریں جھکائے اس کے سامنے آئی۔ "آئیں بی بی۔۔" وہ اسے اشارہ کرتی ایک بیڈروم میں لے گئی۔ ملازمہ اسے اندر جانے کا اشارہ کرتی وہیں سے پلٹ گئی۔ ماہی نے دھڑکتے دل سے اس کمرے کا دروازہ کھولا۔ اے سی کی ٹھنڈک نے اس کا استقبال کیا۔ وہ ایک لگژری بیڈروم تھا۔ نیم تاریکی میں ڈوبا وہ کمرہ اس کے حواسوں کو جھنجھنا رہا تھا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ ہاتھ بڑھا کر اس

وہیں سے پلٹ گئی۔ ماہی نے دھڑکتے دل سے اس کمرے کا دروازہ کھولا۔ اے سی کی ٹھنڈک نے اس کا استقبال کیا۔ وہ ایک لگژری بیڈروم تھا۔ نیم تاریکی میں ڈوبا وہ کمرہ اس کے حواسوں کو جھنجھنا رہا تھا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے لائٹ آن کر دی۔ سامنے ہی بیڈ پر وہ شرٹ لیس نیم دراز تھا۔ وہ قدم قدم چلتی ایک کونے میں سکڑی سمٹی ایک دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ وہ سگریٹ کے گہرے کش لیتا بے باک نگاہوں

بھا رہا تھا۔ اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے لائٹ آن کر دی۔ سامنے ہی بیڈ پر وہ شرٹ لیس نیم دراز تھا۔ وہ قدم قدم چلتی ایک کونے میں سکڑی سمٹی ایک دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ وہ سگریٹ کے گہرے گہرے کش لیتا بے باک نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔ ماہی کو معلوم ہوا جیسے اس کے تن پر کچھ بھی نہ ہو۔ وہ کانپنے لگی۔ "جاؤ کپڑے چینج کرو۔" وہ حکمیہ انداز میں کہتا دوسرا سیگریٹ جلا چکا تھا۔ اس کے جانے کے بعد شاہویز

سے اس کو دیکھ رہا تھا۔ ماہی کو معلوم ہوا جیسے اس کے تن پر کچھ بھی نہ ہو۔ وہ کانپنے لگی۔ "جاؤ کپڑے چینج کرو۔" وہ حکمیہ انداز میں کہتا دوسرا سیگریٹ جلا چکا تھا۔ اس کے جانے کے بعد شاہویز بے قراری سے سیگریٹ کے کش لیتا اس کے آنے کا منتظر تھا۔ اس کی بے تاب نگاہیں ڈریسنگ روم کے دروازے کے باہر جمی ہوئی تھیں۔ ماہی ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی اور کپڑے ڈھونڈنے لگی۔

بے قراری سے سیگریٹ کے کش لیتا اس کے آنے کا منتظر تھا۔ اس کی بے تاب نگاہیں ڈریسنگ روم کے دروازے کے باہر جمی ہوئی تھیں۔ ماہی ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی اور کپڑے ڈھونڈنے لگی۔

وہاں اسے ایسی تو کوئی چیز نہ ملی۔۔۔ لیکن جو اس کے ہاتھ لگا وہ کم از کم کپڑے کہلانے کے قابل نہیں تھا۔ سلک کی شارٹ نائٹی اس کے حواس چونکا گئی۔ اپنے کانپتے ہاتھوں سے اپنی پنز کھولتے وہ اس سوچ سے مر رہی تھی کہ وہ یہ پہن کر باہر کیسے

وہاں اسے ایسی تو کوئی چیز نہ ملی ۔۔۔ لیکن جو اس کے ہاتھ لگا
وہ کم از کم کپڑے کہلانے کے قابل نہیں تھا۔ سلک کی شارٹ
نائٹ اس کے حواس چونکا گئی۔ اپنے کانپتے ہاتھوں سے اپنی پِنز
کھولتے وہ اس سوچ سے مر رہی تھی کہ وہ یہ پہن کر باہر کیسے
جائے گی۔ اس کا دل چاہا وہ یہیں سے بھاگ جائے لیکن اب وہ
اپنی موت کے پروانے پر سائن کر چکی تھی۔ ایک طرف اس کی
عزت تھی تو دوسری طرف اس کی ماں کی سانسیں۔۔۔ اس کے

کھوتے وہ اس سوچ سے مر رہی تھی کہ وہ یہ پہن کر باہر کیسے
جائے گی۔ اس کا دل چاہا وہ یہیں سے بھاگ جائے لیکن اب وہ
اپنی موت کے پروانے پر سائن کر چکی تھی۔ ایک طرف اس کی
عزت تھی تو دوسری طرف اس کی ماں کی سانسیں۔۔۔ اس کے
پاس زندگی کا واحد سہارا اس کی ماں ہی تھی جنہیں وہ کسی
بھی قیمت پر نہیں کھو سکتی تھی۔ کانپتے ہاتھوں سے وہ نائٹی
پہن کر شیشے سے اپنے عکس کو دیکھتے وہ خود کو نظر اٹھا کر

حرکت کی تو دوسری طرف اس کی ماں کی شامتیں۔۔۔ اس کے
پاس زندگی کا واحد سہارا اس کی ماں ہی تھی جنہیں وہ کسی
بھی قیمت پر نہیں کھو سکتی تھی۔ کانپتے ہاتھوں سے وہ نائٹی
پہن کر شیشے سے اپنے عکس کو دیکھتے وہ خود کو نظر اٹھا کر
دوسری بار دیکھ بھی نہ سکی۔ وہ سلک نیٹ کی نائٹی تھی جو صرف
ڈوریوں پر مشتمل تھی۔ ڈیپ گلا تھا۔ اس نے اپنے بال کھول
کر اپنے بازو اور گلے کو تو کور کر لیا تھا لیکن کمر کا کیا کرتی

دوسری بار دیکھ بھی نہ سکی۔ وہ سلک نیٹ کی نائٹی تھی جو صرف
ڈوریوں پر مشتمل تھی۔ ڈیپ گلا تھا۔ اس نے اپنے بال کھول
کر اپنے بازو اور گلے کو تو کور کر لیا تھا لیکن کمر کا کیا کرتی
جہاں صرف ڈوریاں ہی تھیں۔ وہ گھٹنوں سے اوپر تھی۔ وہ اتنی
شارٹ تھی کہ اس کے وجود کی تمام رعنائیوں کو عیاں کر رہی
تھی۔ وہ شرم سے کٹ کر رہ گئی۔ اس نے اپنا پاس پڑا دوپٹہ اٹھا

جہاں صرف ڈوریاں ہی تھیں۔ وہ گھٹنوں سے اوپر تھی۔ وہ اتنی شارٹ تھی کہ اس کے وجود کی تمام رعنائیوں کو عیاں کر رہی تھی۔ وہ شرم سے کٹ کر رہ گئی۔ اس نے اپنا پاس پڑا دوپٹہ اٹھا کر اپنے گرد اچھے سے لے لیا۔ کانپتی ٹانگوں سے وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلی جہاں اس کی تڑپتی، مچلتی، پیاسی نگاہیں اسی راستے پر جمی تھیں۔ شاہویز نے اسے آتے دیکھا تو اس کی نگاہیں اس کی برہنہ ٹانگوں سے ہوتیں اوپر اس کے سراپے پر گئیں تو

کر اپنے گرد اچھے سے لے لیا۔ کانپتی ٹانگوں سے وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلی جہاں اس کی تڑپتی، مچلتی، پیاسی نگاہیں اسی راستے پر جمی تھیں۔ شاہویز نے اسے آتے دیکھا تو اس کی نگاہیں اس کی برہنہ ٹانگوں سے ہوتیں اوپر اس کے سراپے پر گئیں تو دوپٹے میں چھپے اس کے وجود کو دیکھ کر وہ بدمزہ ہوا۔ اس نے آج یہ نائٹی خاص طور پر اس کے لیے آنلائن آرڈر کی تھی جس پر وہ ڈھائی گز کا دوپٹہ اوڑھ کر اس کا مذاق بنا رہی تھی۔ وہ ایک

اس کی برہنہ ٹانگوں سے ہوتیں اوپر اس کے سراپے پر ٹکیں تو دوپٹے میں چھپے اس کے وجود کو دیکھ کر وہ بدمزہ ہوا۔ اس نے آج یہ نائٹی خاص طور پر اس کے لیے آن لائن آرڈر کی تھی جس پر وہ ڈھائی گز کا دوپٹہ اوڑھ کر اس کا مذاق بنا رہی تھی۔ وہ ایک ہی جست میں اس کے سر پر پہنچا اور اگلے ہی لمحے دوپٹہ اس کے وجود سے کھینچ کر دور اچھال دیا۔ وہ سٹپٹا کر خود میں سمٹنے لگی۔ "واؤ تم بہت حسین ہو۔" اس کی بے باک نگاہیں اس

ہی جست میں اس کے سر پر پہنچا اور اگلے ہی لمحے دوپٹہ اس کے وجود سے کھینچ کر دور اچھال دیا۔ وہ سٹپٹا کر خود میں سمٹنے لگی۔ "واؤ تم بہت حسین ہو۔" اس کی بے باک نگاہیں اس کے وجود پر مرکوز تھیں۔ "یو آر سو ہاٹ۔" وہ بھوکے شیر کی طرح اس پر سایہ فگن ہوا۔ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتا اپنی صبح کی پیاس بجھانے لگا۔ وہ اس کے لمس کی شدت پر

کے وجود پر مرکوز تھیں۔ "یو آر سو ہاٹ۔۔" وہ بھوکے شیر کی طرح اس پر سایہ فگن ہوا۔ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتا اپنی صبح کی پیاس بجھانے لگا۔ وہ اس کے لمس کی شدت پر پھڑپھڑا کر رہ گئی۔ اپنے ناخنوں سے وہ اس کے کندھے پر وار کرنے ہی والی تھی جب اس نے اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت سے پن کر دیے۔ وہ اس پر اپنی شدت لوٹاتا اس پر اس کی سانس تنگ کر گیا۔ ماہی کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا۔

پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔ اپنے ناخنوں سے وہ اس کے کندھے پر وار کرنے ہی والی تھی جب اس نے اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت سے پن کر دیے۔ وہ اس پر اپنی شدت لوٹاتا اس پر اس کی سانس تنگ کر گیا۔ ماہی کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا۔

اس کے لرزتے وجود پر شاہویز نے اسے آزادی بخشی۔ وہ ابھی اس حملے سے سنبھل نہیں پائی تھی جب اس نے اسے کسی بے وقعت شے کی طرح بیڈ پر پھینک دیا۔ وہ سسک اٹھی۔ شاہویز ایک بار

کر لیا۔ ماہی کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا۔

اس کے لرزتے وجود پر شاہویز نے اسے آزادی بخشی۔ وہ ابھی اس حملے سے سنبھل نہیں پائی تھی جب اس نے اسے کسی بے وقعت شے کی طرح بیڈ پر پھینک دیا۔ وہ سسک اٹھی۔ شاہویز ایک بار پھر اس پر حاوی ہوتا اس کی گردن میں گہری سانسیں لیتا اس کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔ "سر۔۔۔" ماہی نے کچھ کہنا چاہا۔ "آج صرف خاموشی اور خود سپردگی تمہارا ہتھیار ہونا

ے کی طرح بیڈ پر پھینک دیا۔ وہ سسک اٹھی۔ سماہو پر ایک بار
پھر اس پر حاوی ہوتا اس کی گردن میں گہری سانسیں لیتا
اس کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔ "سر۔۔۔" ماہی نے کچھ کہنا
چاہا۔ "آج صرف خاموشی اور خود سپردگی تمہارا ہتھیار ہونا
چاہیے ورنہ تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو میں تمہیں نہیں دکھانا
چاہتا۔" مخمور لہجے میں کہتا وہ وارن کر رہا تھا۔ اس کی شہ رگ
پر اپنے دانت گاڑھتے وہ اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔ وہ اس کے

چاہیے ورنہ تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو میں تمہیں نہیں دکھانا چاہتا۔" مخمور لہجے میں کہتا وہ وارن کر رہا تھا۔ اس کی شہہ رگ پر اپنے دانت گاڑھتے وہ اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔ وہ اس کے شدت بھرے لمس کو اپنے وجود پر محسوس کر رہی تھی۔ وہ اس کا بچا کچا پردہ بھی ہٹا چکا تھا۔ اس کے لمس میں تڑپ، شدت، وحشت تھی۔ وہ اسے بھوکے شیر کی طرح نوچ کھسوٹ رہا تھا۔

شدت بھرے لمس کو اپنے وجود پر محسوس کر رہی تھی۔ وہ اس کا بچا کچا پردہ بھی ہٹا چکا تھا۔ اس کے لمس میں تڑپ، شدت، وحشت تھی۔ وہ اسے بھوکے شیر کی طرح نوچ کھسوٹ رہا تھا۔ وہ بلکتی آنسو بہاتی سسکتی رہی۔۔ لیکن نہ اس کو رحم آنا تھا نہ آیا۔ اس رات کا اندھیرا اس کی قسمت اور اس کی عزت پر سیاہی مل چکا تھا۔

وہ بلکتی آنسو بہاتی سسکتی رہی۔۔ لیکن نہ اس کو رحم آنا تھا نہ
آیا۔ اس رات کا اندھیرا اس کی قسمت اور اس کی عزت پر سیاہی
مل چکا تھا۔

اگلی صبح ماہی کے لیے کوئی خوش گوار صبح نہیں تھی۔ وہ کل رات
کی شاہویز کی بے باکیوں اور شدتوں سے اب تک سنبھل نہیں
پائی تھی۔ وہ اپنی بھوک پوری کرتا اسے بے وقعت چیز کی طرح

اگلی صبح ماہی کے لیے کوئی خوش گوار صبح نہیں تھی۔ وہ کل رات کی شاہویز کی بے باکیوں اور شدتوں سے اب تک سنبھل نہیں پائی تھی۔ وہ اپنی بھوک پوری کرتا اسے بے وقعت چیز کی طرح بے مول کرتا کروٹ بدل کر سو چکا تھا جب کہ وہ اپنے ریزہ ریزہ ہوتے وجود کے ساتھ اب تک آنسو بہا رہی تھی۔ نیند ایک لمحے کے لیے بھی اس کی آنکھوں پر مہربان نہیں ہوئی تھی اور وہ ایسے

پالی تھی۔ وہ اپنی بھوک پوری کرتا اسے بے وقعت چیز کی طرح
بے مول کرتا کروٹ بدل کر سو چکا تھا جب کہ وہ اپنے ریزہ ریزہ
ہوتے وجود کے ساتھ اب تک آنسو بہا رہی تھی۔ نیند ایک لمحے کے
لیے بھی اس کی آنکھوں پر مہربان نہیں ہوئی تھی اور وہ ایسے
سو رہا تھا جیسے کہ کوئی معرکہ مار لیا ہو۔ اپنے ٹوٹے بکھرے
وجود کو سمیٹتی آنسو بہاتی وہ اٹھی اور آہستگی سے واش روم
کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد شاور لے کر وہ باہر آئی۔ اپنے

لیے بھی اس کی آنسوؤں پر مہربان نہیں ہوئی تھی اور وہ اپنے سو رہا تھا جیسے کہ کوئی معرکہ مار لیا ہو۔ اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو سمیٹتی آنسو بہاتی وہ اٹھی اور آہستگی سے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد شاور لے کر وہ باہر آئی۔ اپنے بالوں کو خشک کرتی وہ اپنے حلیے پر نگاہ ڈال رہی تھی تبھی اسے شیشے سے شاہویز جاگتا نظر آیا۔ اس نے جھٹکے سے اپنا دوپٹہ سر پر لینا چاہا تبھی شاہویز تمسخرانہ مسکرایا۔ "اب ایسا

بالوں کو خشک کرتی وہ اپنے حلیے پر نگاہ ڈال رہی تھی تبھی
اسے شیشے سے شاہویز جاگتا نظر آیا۔ اس نے جھٹکے سے اپنا
دوپٹہ سر پر لینا چاہا تبھی شاہویز تمسخرانہ مسکرایا۔ "اب ایسا
کچھ نہیں ہے جو میں نے نہ دیکھا ہو۔" وہ بیڈ سے اٹھتا بے شرمی
سے کہتا اس کے بالکل قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ وہ بے ساختہ دو
قدم پیچھے ہوئی۔ اس کی بات پر اس کی ہتھیلیاں پسینے سے

کچھ نہیں ہے جو میں نے نہ دیکھا ہو۔" وہ بیڈ سے اٹھتا بے شرمی سے کہتا اس کے بالکل قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی۔ اس کی بات پر اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں۔ اس کا چہرہ سرخ ہوا۔ اس کی گرفت اپنے دوپٹہ پر مظبوط ہوئی۔ "سر آپ مجھے طلاق دے دیں۔" وہ سر جھکائے اس کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھی۔ اس کے پیچھے ہونے پر ایک جھٹکے سے وہ اسے دیوار سے لگا گیا۔ اس کی کمر زور سے دیوار

بھیگ گئیں۔ اس کا چہرہ سرخ ہوا۔ اس کی گرفت اپنے دوپٹہ پر مظبوط ہوئی۔ "سر آپ مجھے طلاق دے دیں۔" وہ سر جھکائے اس کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھی۔ اس کے پیچھے ہونے پر ایک جھٹکے سے وہ اسے دیوار سے لگا گیا۔ اس کی کمر زور سے دیوار سے لگی۔ درد کی ایک لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئ۔ اس کی اتنی قربت پر چہرہ سرخ گلنار ہو رہا تھا۔ شاہویز نے اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اس کے فرار کا راستہ مسدود کر دیا۔

جھٹکے سے وہ اسے دیوار سے لگا لیا۔ اس کی کمر زور سے دیوار
سے لگی۔ درد کی ایک لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی۔
اس کی اتنی قربت پر چہرہ سرخ گلنار ہو رہا تھا۔ شاہویز نے اس
کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اس کے فرار کا راستہ مسدود کر دیا۔
"میرے سامنے اب سے یہ تمبو تم نہیں لو گی۔" اس نے حقارت
سے کہتے جھٹکے سے اس کا دوپٹہ کھینچ کر دور اچھال دیا۔ اس کا
دھلا دھلایا نکھرا گلابیاں چھلکاتا چہرہ نم بال نازک سراپا اس کے

نے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اس نے فرار کا راستہ مسدود کر دیا۔
"میرے سامنے اب سے یہ تمبو تم نہیں لو گی۔" اس نے حقارت
سے کہتے جھٹکے سے اس کا دوپٹہ کھینچ کر دور اچھال دیا۔ اس کا
دھلا دھلایا نکھرا گلابیاں چھلکاتا چہرہ نم بال نازک سراپا اس کے
سامنے تھا جو ایک بار پھر اس کو بہکانے لگا۔ وہ اس کے پورے
وجود کو بے باکی سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی گردن پر اپنے نشانات
دیکھ کر وہ دلفریبی سے مسکرایا۔ اس کی گردن میں سانس لیتا

سامنے تھا جو ایک بار پھر اس کو بہکانے لگا۔ وہ اس کے پورے
وجود کو بے باکی سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی گردن پر اپنے نشانات
دیکھ کر وہ دلفریبی سے مسکرایا۔ اس کی گردن میں سانس لیتا
اس کی خوشبو خود میں اتارتا وہ مدہوش ہو رہا تھا۔ "تم بہت
خوبصورت ہو۔ بہت زیادہ۔" اس کے ہونٹ اس کی گردن سے
مس ہو رہے تھے۔ ماہی دیوار سے لگی خود کو اس کی پہنچ سے دور
کرنے کی کوشش میں ہلکان تھی۔ ماہی نے کپکپاتی ہتھیلیاں اس

اس کی خوشبو خود میں اتارتا وہ مدہوش ہو رہا تھا۔ "تم بہت خوبصورت ہو۔ بہت زیادہ۔" اس کے ہونٹ اس کی گردن سے مس ہو رہے تھے۔ ماہی دیوار سے لگی خود کو اس کی پہنچ سے دور کرنے کی کوشش میں ہلکان تھی۔ ماہی نے کپکپاتی ہتھیلیاں اس کے سینے پر رکھتے اسے دور کرنا چاہا۔ "ایک رات کی بات ہوئی تھی سر۔" اس نے اسے یاد دلایا۔ "تم نے اپنی خوبصورتی کی قیمت بہت کم لگائی تھی تو تم اب اپنی قیمت بڑھانا چاہتی ہو؟" وہ اس

کرنے کی کوشش میں ہلکان تھی۔ ماہی نے کپکپاتی ہتھیلیاں اس کے سینے پر رکھتے اسے دور کرنا چاہا۔ "ایک رات کی بات ہوئی تھی سر۔" اس نے اسے یاد دلایا۔ "تم نے اپنی خوبصورتی کی قیمت بہت کم لگائی تھی تو تم اب اپنی قیمت بڑھانا چاہتی ہو؟" وہ اس سے ایک بار پھر اس کی عزت کا سودا کرنے والا تھا۔ "نہیں سر۔۔ مجھے صرف طلاق چاہیے۔" اس نے ہمت مجتمع کرتے کہا۔ نکاح کے بعد پوری رات گزارنے کے بعد صبح ماہی نے طلاق کا مطالبہ کیا

بہت کم لگائی تھی تو تم اب اپنی قیمت بڑھانا چاہتی ہو؟" وہ اس سے ایک بار پھر اس کی عزت کا سودا کرنے والا تھا۔ "نہیں سر۔۔ مجھے صرف طلاق چاہیے۔" اس نے ہمت مجتمع کرتے کہا۔ نکاح کے بعد پوری رات گزارنے کے بعد صبح ماہی نے طلاق کا مطالبہ کیا لیکن وہ تو کچھ اور ہی سوچ بیٹھا تھا۔ "نہیں۔۔ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔" شاہویز نے اس کے ہاتھ اوپر لے جاتے دیوار سے پن کر دیے اور اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ ختم کرتا اس کے چہرے کے اس

جبکہ پوری رات گزارنے کے بعد اس نے طلاق کا فیصلہ کیا

لیکن وہ تو کچھ اور ہی سوچ بیٹھا تھا۔ "نہیں۔۔ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔" شاہویز نے اس کے ہاتھ اوپر لے جاتے دیوار سے پن کر دیے اور اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ ختم کرتا اس کے چہرے کے اس حد تک قریب تھا کہ دونوں کے درمیان ہوا کا بھی گزر نہیں تھا۔

وہ مچل کر رہ گئی۔ وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی شدت لٹا گیا۔

وہ تڑپ اٹھی۔ "میں تمہیں طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔" وہ

حد تک قریب تھا کہ دونوں کے درمیان ہوا کا بھی گزر نہیں تھا۔ وہ مچل کر رہ گئی۔ وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی شدت لٹا گیا۔ وہ تڑپ اٹھی۔ "میں تمہیں طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر کہتے اپنا انتشار اس پر واضح کر رہا تھا۔ اس کی بات سن کر وہ کانپ گئی۔ آنسو ٹوٹ کر اس کے رخساروں پر بہہ نکلے اور وہ انہیں اپنے لبوں سے چن رہا تھا۔ وہ غصے سے اپنا چہرہ موڑ گئی۔ "زخمی شیرنی کا شکار کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔"

ایک ایک لفظ چبا کر کہتے اپنا انتشار اس پر واضح کر رہا تھا۔ اس کی بات سن کر وہ کانپ گئی۔ آنسو ٹوٹ کر اس کے رخساروں پر بہہ نکلے اور وہ انہیں اپنے لبوں سے چن رہا تھا۔ وہ غصے سے اپنا چہرہ موڑ گئی۔ "زخمی شیرنی کا شکار کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔" اس کے گال پر دانت گاڑھتا اسے بلبلانے پر مجبور کر گیا۔

"تمہیں کانٹریکٹ پڑھ لینا چاہیے تھا بیوٹیفل۔۔ اس میں واضح لکھا تھا

چہرہ موڑ لئی۔ "زخمی شیرنی کا شکار کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔" اس کے گال پر دانت گاڑھتا اسے بلبلانے پر مجبور کر گیا۔

"تمہیں کانٹریکٹ پڑھ لینا چاہیے تھا بیوٹیفل۔۔ اس میں واضح لکھا تھا کہ میں تمہیں 20 لاکھ دے رہا ہوں لیکن اس کے بدلے میں جب تک میں تمہاری سروسز سے مطمئن نہ ہو جاؤں یہ کانٹریکٹ ختم نہیں ہو گا۔۔ دوسرا تم اس سارے عرصے میں جاب نہیں چھوڑ

کہ میں تمہیں 20 لاکھ دے رہا ہوں لیکن اس کے بدلے میں جب تک میں تمہاری سروسز سے مطمئن نہ ہو جاؤں یہ کانٹریکٹ ختم نہیں ہو گا۔۔ دوسرا تم اس سارے عرصے میں جاب نہیں چھوڑ سکتی بصورت دیگر تمہیں 50 لاکھ کمپنی کو پنیلٹی میں دینے ہوں گے۔" وہ اس کے کان میں جھکا زہر اندیلتا اس کی لو کو چوم گیا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔" سر بات صرف ایک رات کی ہوئی تھی۔" وہ بلکتے ہوئے اسے ایک بار

ستی بصورت ڈیلر تمہیں 50 لاکھ کمپنی کو پینلٹی میں دینے ہوں گے۔" وہ اس کے کان میں جھکا زہر اندیلتا اس کی لو کو چوم گیا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ "سر بات صرف ایک رات کی ہوئی تھی۔" وہ بلکتے ہوئے اسے ایک بار پھر یاد کروا گئی۔ "تب اگر میں تم سے مطمئن ہوتا۔۔۔ تم نے تعاون نہیں کیا اس لیے میں تمہاری سروسز کو مزید انجوائے کرنا چاہتا ہوں۔ اگلی بار مطمئن کرنا تو لے لینا جیسے ہی تم مجھے مطمئن

بات صرف ایک رات کی ہوئی تھی۔ وہ ہنستے ہوئے اسے ایک بار پھر یاد کروا گئی۔ "تب اگر میں تم سے مطمئن ہوتا۔۔۔ تم نے تعاون نہیں کیا اس لیے میں تمہاری سروسز کو مزید انجوائے کرنا چاہتا ہوں۔ اگلی بار مطمئن کرنا تو لے لینا جیسے ہی تم مجھے مطمئن کرنے میں کامیاب ٹھہری طلاق تمہارے منہ پر دے ماروں گا اور ہاں تب تک رونے پیٹنے بلکنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ سب میں تمہارے شوہر ہونے کی حیثیت سے کر رہا ہوں تو پھر اسے

کرنے میں کامیاب ٹھہری طلاق تمہارے منہ پر دے ماروں گا اور ہاں تب تک رونے پیٹنے بلکنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ سب میں تمہارے شوہر ہونے کی حیثیت سے کر رہا ہوں تو پھر اسے میرا حق سمجھو۔" وہ آنکھ ونک کرتا اس کو سرتا پا سلگا گیا۔ "یہ دھوکہ ہے۔" وہ اپنا آپ چھڑواتی کہہ رہی تھی۔ اس کی گرفت بہت سخت تھی۔ "تمہاری خوبصورتی نے ہی مجھے اس دغا بازی پر اکسایا ہے۔ میں سوچتا ہوں اگر تم سیلون چلی جاتی تو میں اس

میرا حق سمجھو۔" وہ آنکھ وِنک کرتا اس کو سر تا پا سلگا گیا۔ "یہ دھوکہ ہے۔" وہ اپنا آپ چھڑواتی کہہ رہی تھی۔ اس کی گرفت بہت سخت تھی۔ "تمہاری خوبصورتی نے ہی مجھے اس دغا بازی پر اکسایا ہے۔ میں سوچتا ہوں اگر تم سیلون چلی جاتی تو میں اس وقت تمہارے حسن کی تاب نہ لاتے شاید مر ہی چکا ہوتا۔" وہ معصومیت سے ابرو کھجاتا اپنے پر ظلم نہ ہونے کا شکر ادا کر رہا تھا۔ "اب اگلی بار میں جب بلاؤں خاموشی سے اپنے شوہر کی ایک

ستایا ہے۔ میں سوچتا ہوں اگر تم یوں پلٹ جاتی تو میں اس

وقت تمہارے حسن کی تاب نہ لاتے شاید مر ہی چکا ہوتا۔" وہ

معصومیت سے ابرو کھجاتا اپنے پر ظلم نہ ہونے کا شکر ادا کر رہا

تھا۔" اب اگلی بار میں جب بلاؤں خاموشی سے اپنے شوہر کی ایک

پکار پر چلی آنا۔" وہ اس کے بال کان کے پیچھے اڑیستا کہہ رہا تھا۔

اگلے ہی لمحے اسے جھٹکے سے زمین پر دھکا دے چکا تھا۔ سائیڈ

ٹیبل پر پڑا چیک بڑی ہی رعونت سے اس کے منہ پر پھینک چکا تھا۔

پکار پر چلی آنا۔" وہ اس کے بال کان کے پیچھے اڑیستا کہہ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے اسے جھٹکے سے زمین پر دھکا دے چکا تھا۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑا چیک بڑی ہی رعونت سے اس کے منہ پر پھینک چکا تھا۔ "اب جاؤ اس سے پہلے کہ میرا موڈ بدل جائے۔" وہ اپنے اس طرح دھتکارے جانے پر آنسو بہاتی بلکتی دوپٹہ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی۔

"آج چندا ہے۔" وہ تحکمانہ انداز میں کال کی دوسری طرف

"اب جاؤ اس سے پہلے کہ میرا موڈ بدل جائے۔" وہ اپنے اس طرح دھتکارے جانے پر آنسو بہاتی بلکتی دوپٹہ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی۔

"آج چندا چاہیے۔" وہ تحکمانہ انداز میں کال کی دوسری طرف موجود شخصیت کو حکم سنا رہا تھا۔ "ماریہ نہیں صرف چندا۔" وہ دھاڑا۔ بے چینی، بے کلی حد سے سوا تھی۔ وہ آج آفس سے بھی جلدی آگیا تھا۔ آج ماہی آفس نہیں آئی تھی۔ اس کا خالی کیبن

اب چندا چاہیے۔" وہ تحکمانہ انداز میں کال کی دوسری طرف موجود شخصیت کو حکم سنا رہا تھا۔ "ماریہ نہیں صرف چندا۔" وہ دھاڑا۔ بے چینی، بے کلی حد سے سوا تھی۔ وہ آج آفس سے بھی جلدی آگیا تھا۔ آج ماہی آفس نہیں آئی تھی۔ اس کا خالی کیبن اس کی بے تابیوں کو مزید بڑھا گیا۔ گھر آکر بھی اسے ایک لمحے کے لیے سکون نہ آیا۔ ایک کے بعد ایک سیگریٹ سلگاتا وہ پورے کمرے کو دھوئیں سے بھر چکا تھا۔ بالآخر اس نے اپنے اس مرض

اس کی بے تابیوں کو مزید بڑھا گیا۔ گھر آکر بھی اسے ایک لمحے
کے لیے سکون نہ آیا۔ ایک کے بعد ایک سیگریٹ سلگاتا وہ پورے
کمرے کو دھوئیں سے بھر چکا تھا۔ بالآخر اس نے اپنے اس مرض
کی دوا ڈھونڈ نکالی تھی۔ چندا ہی ہمیشہ اسے ہر تکلیف میں یاد
آتی تھی۔ وہ اس کے لیے کسی مرہم کا کام کرتی تھی۔ آج بھی اس
کے تڑپتے سلگتے اعصاب کو وہی نارمل کر سکتی تھی۔ چندا ایک
کال گرل تھی جو شاہویز کے بلانے پر اکثر ملک ولا آتی تھی۔ ایک

لی دوا ڈھونڈ نکالی تھی۔ چندا ہی ہمیشہ اسے ہر تکلیف میں یاد آتی تھی۔ وہ اس کے لیے کسی مرہم کا کام کرتی تھی۔ آج بھی اس کے تڑپتے سلگتے اعصاب کو وہی نارمل کر سکتی تھی۔ چندا ایک کال گرل تھی جو شاہویز کے بلانے پر اکثر ملک ولا آتی تھی۔ ایک چیک کے عوض وہ اس کو پرسکون کرتی، اس کی راتوں کو رنگین بناتی تھی۔ چندا اور شاہویز کے درمیان اتنی انڈرسٹینڈنگ تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت مطمئن اور خوش رہتے تھے۔

کام کرتی تھی جو شاہویز کے بلانے پر آکر ملک ولا آتی تھی۔ ایک
چیک کے عوض وہ اس کو پر سکون کرتی، اس کی راتوں کو رنگین
بناتی تھی۔ چندا اور شاہویز کے درمیان اتنی انڈرسٹینڈنگ تھی کہ
وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت مطمئن اور خوش رہتے تھے۔
دونوں کی ہی توقعات ایک دوسرے سے پوری ہو جاتی تھیں۔۔
کبھی کبھار چندا دو دو دن کا قیام بھی کرتی تھی۔ شاہویز ایک
عیاش طبیعت کا مالک شخص تھا جو اپنی راتوں کو دوسری

دونوں کی ہی توقعات ایک دوسرے سے پوری ہو جاتی تھیں۔۔
کبھی کبھار چند ادو دو دن کا قیام بھی کرتی تھی۔ شاہویز ایک
عیاش طبیعت کا مالک شخص تھا جو اپنی راتوں کو دوسری
لڑکیوں کے ساتھ رنگین کرتا اور دن میں ایک شریف النفس انسان
کی زندگی گزار رہا تھا۔ اس کے آفس میں موجود تمام لڑکیاں
کبھی نہ کبھی اس کے ہاتھوں کھلونا بن چکی تھیں لیکن بدلے
میں ان کی مجبوریاں یا پھر منہ مانگا چیک ان کی زبانیں بند کر

لڑکیوں کے ساتھ رنگین کرتا اور دن میں ایک شریف النفس انسان کی زندگی گزار رہا تھا۔اس کے آفس میں موجود تمام لڑکیاں کبھی نہ کبھی اس کے ہاتھوں کھلونا بن چکی تھیں لیکن بدلے میں ان کی مجبوریاں یا پھر منہ مانگا چیک ان کی زبانیں بند کر دیتا تھا۔ماہی کو پہلے دن سے ہی دیکھ کر شاہویز کے منہ میں پانی آگیا تھا لیکن اس کا کترانا اور اس کا اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنا اسے چڑ چڑا بناتا تھا۔اسے دیکھ کر شاہویز کو غصہ آنے لگا۔

میں ان کی مجبوریاں یا پھر غصہ ماتھا پیٹ ان کی زبانیں بند کر دیتا تھا۔ ماہی کو پہلے دن سے ہی دیکھ کر شاہویز کے منہ میں پانی آگیا تھا لیکن اس کا کترانا اور اس کا اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنا اسے چڑ چڑا بناتا تھا۔ اسے دیکھ کر شاہویز کو غصہ آنے لگا۔ اسے لگتا سبھی لڑکیاں ڈرامہ کرتی ہیں اپنی پارسائی کا لیکن وہ درحقیقت بے وفا ہوتی ہیں

جیسے اس کی ماں نے اس کے باپ سے بے وفائی کی اور اپنے کزن

اسے لگتا سبھی لڑکیاں ڈرامہ کرتی ہیں اپنی پارسائی کا لیکن وہ درحقیقت بے وفا ہوتی ہیں

جیسے اس کی ماں نے اس کے باپ سے بے وفائی کی اور اپنے کزن سے ریلیشن رکھتے ہوئے اس سے محبت کی پینگیں بڑھائیں۔۔۔بعد میں اپنے شوہر سے طلاق لے کر اپنے بیٹے کو اس پر مسلط کرتے وہ اپنے کزن کے ساتھ چلی گئی اور اپنی الگ دنیا بسالی۔اس کے باپ نے بھی کسی اور سے شادی کرلی اور شاہویز کو یکسر

سے رنجش رکھتے ہوئے اس سے محبت کی پینگیں بڑھائیں۔۔۔ بعد
میں اپنے شوہر سے طلاق لے کر اپنے بیٹے کو اس پر مسلط کرتے
وہ اپنے کزن کے ساتھ چلی گئی اور اپنی الگ دنیا بسالی۔ اس کے
باپ نے بھی کسی اور سے شادی کرلی اور شاہویز کو یکسر
فراموش کردیا۔ شاہویز جیسے جیسے ہوش سنبھالتا رہا وہ
عورتوں کے لیے مشتعل جذبات رکھنے لگا۔ وہ سبھی عورتوں سے
نفرت کرتا تھا۔ عورت ذات کو پاؤں کے نیچے رکھنا اس کا اولین

فراموش کر دیا۔ شاہویز جیسے جیسے ہوش سنبھالتا رہا وہ عورتوں کے لیے مشتعل جذبات رکھنے لگا۔ وہ سبھی عورتوں سے نفرت کرتا تھا۔ عورت ذات کو پاؤں کے نیچے رکھنا اس کا اولین مقصد تھا اور جس لڑکی کو وہ پردے میں دیکھ لیتا اسے تاؤ آجاتا۔ تعلیم مکمل کر لینے کے بعد شاہویز نے جب اپنی پریکٹیکل لائف میں قدم رکھا تو اپنا الگ گھر بنایا تب تک اس نے اپنے باپ کو اپنے جذبات کی ہوا نہیں لگنے دی لیکن جیسے ہی وہ اپنے پاؤں

مقصد تھا اور جب کرتی تو وہ پردے میں دیکھ لیتا اسے تاؤ آ
جاتا۔ تعلیم مکمل کر لینے کے بعد شاہویز نے جب اپنی پریکٹیکل
لائف میں قدم رکھا تو اپنا الگ گھر بنایا تب تک اس نے اپنے باپ
کو اپنے جذبات کی ہوا نہیں لگنے دی لیکن جیسے ہی وہ اپنے پاؤں
پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا وہ الگ سے رہنے لگا۔ ملک ولا میں
سوائے شاہویز ملک کے کوئی نہیں رہتا تھا
کیونکہ اس کا باپ اس کی سوتیلی ماں اور اپنے بچوں کے ساتھ

پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا وہ الگ سے رہنے لگا۔ ملک ولا میں
سوائے شاہویز ملک کے کوئی نہیں رہتا تھا
کیونکہ اس کا باپ اس کی سوتیلی ماں اور اپنے بچوں کے ساتھ
کسی اور جگہ پر رہائش پذیر تھا۔ ماہی کو دوپٹے میں دیکھ کر وہ
اسے بھی روندنا چاہتا تھا اور پھر اس کی مجبوری شاہویز کی اس
خواہش کو پورا کرنے کی وجہ بنی تھی۔ اس کی رضامندی جہاں
اس کے اشتعال کو ہوا دے گئی تھی وہیں اس کی خوبصورتی کے

ی اور جلد پر رہا اُس پہ پڑ رہا تھا۔ ماہی کو دوپٹے میں دیکھ کر وہ
اسے بھی روندنا چاہتا تھا اور پھر اس کی مجبوری شاہویز کی اس
خواہش کو پورا کرنے کی وجہ بنی تھی۔ اس کی رضامندی جہاں
اس کے اشتعال کو ہوا دے گئی تھی وہیں اس کی خوبصورتی کے
آگے وہ اپنے گھٹنے ٹیک گیا۔۔۔ جو سرور اسے کل رات ماہی کے
آغوش میں آیا تھا وہ اسے اب تک کوئی لڑکی مہیا نہیں کر پائی
تھی۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک ان چھوئی کلی تھی اور وہ اس

آگے وہ اپنے گھٹنے ٹیک گیا۔۔۔جو سرور اسے کل رات ماہی کے آغوش میں آیا تھا وہ اسے اب تک کوئی لڑکی مہیا نہیں کر پائی تھی۔اسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک ان چھوئی کلی تھی اور وہ اس کے حسن کا اسیر ہو رہا تھا۔وہ یہ ماننا نہیں چاہتا تھا کہ ماہی کے ساتھ اس کا تعلق نکاح کے بعد جڑا تھا۔نکاح کے مقدس بندھن میں بندھ جانے کے بعد محبت خاموشی سے دونوں فریقین کے دلوں میں اپنے پنجے گاڑھ دیتی ہے۔وہ اسی کشمکش میں اپنے

کے ...ن کا اسیر ہو رہا تھا۔ وہ یہ ماننا نہیں چاہتا تھا کہ ماہی کے
ساتھ اس کا تعلق نکاح کے بعد جڑا تھا۔ نکاح کے مقدس بندھن
میں بندھ جانے کے بعد محبت خاموشی سے دونوں فریقین کے
دلوں میں اپنے پنجے گاڑھ دیتی ہے۔ وہ اسی کشمکش میں اپنے
آپ سے جھنجھلاتا ماہی کی خوشبو اور اس کے سرور سے
چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ کیا سمجھتی تھی کہ اگر وہ آج
آفس نہیں آئے گی یا شاہویز اسے نہیں دیکھے گا تو شاہویز

آپ سے جھنجھلاتا ماہی کی خوشبو اور اس کے سرور سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ کیا سمجھتی تھی کہ اگر وہ آج آفس نہیں آئے گی یا شاہویز اسے نہیں دیکھے گا تو شاہویز مر مٹے گا۔ وہ دنیا کی کوئی آخری لڑکی نہیں تھی جو اسے سرور بخش سکتی تھی۔ ایسا شاہویز کو لگتا تھا لیکن اب شاید اس کا سرور ناپید ہونے والا تھا۔ اسے کہیں پر بھی چین نہیں آنے والا تھا۔

سکتی تھی۔ ایسا شاہویز کو لگتا تھا لیکن اب شاید اس کا سرور ناپید ہونے والا تھا۔ اسے کہیں پر بھی چین نہیں آنے والا تھا۔

"کیسے ہو ہنی۔۔؟" چندا نے روم میں آتے ہی اسے پیچھے سے ہگ کیا جو کھڑکی کے آگے کھڑا سیگریٹ پھونک رہا تھا۔ "ناٹ گڈ۔۔" شاہویز نے ہاتھ سے کھینچ کر اسے اپنے مقابل کیا۔ چندا نے

"کیسے ہو ہنی۔۔؟" چندا نے روم میں آتے ہی اسے پیچھے سے ہگ کیا جو کھڑکی کے آگے کھڑا سیگریٹ پھونک رہا تھا۔ "ناٹ گڈ۔۔" شاہویز نے ہاتھ سے کھینچ کر اسے اپنے مقابل کیا۔ چندا نے مسکراتے ہوئے اس کی بیئرڈ سہلائی۔ شاہویز نے اسے خود میں بھینچ لیا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ چندا کو اپنی پسلیاں ٹوٹتی محسوس ہوئیں۔ "آؤچ۔۔۔" چندا بلبلا اٹھی۔ "اتنا لمبا انتظار کروایا۔" شاہویز اس کی تکلیف کو نظر انداز کیے ایسی ہی

مسکراتے ہوئے اس کی بیئرڈ سہلائی۔ شاہویز نے اسے خود میں بھینچ لیا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ چنداکو اپنی پسلیاں ٹوٹتی محسوس ہوئیں۔ "آؤچ۔۔۔" چندا بلبلا اٹھی۔ "اتنا لمبا انتظار کروایا۔" شاہویز اس کی تکلیف کو نظرانداز کیے اپنی ہی کہہ رہا تھا۔ چندا نے مسکراتے ہوئے اپنا گاؤن اتار کر دور اچھال دیا اور اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔ "انتظار کا پھل میٹھا بھی تو ہوتا ہے۔" چندا کا بے باک نیم برہنہ وجود اس کے سامنے تھا۔

انتظار کروایا۔ شاہویز اس کی تکلیف کو نظر انداز کیے اپنی ہی
کہہ رہا تھا۔ چندا نے مسکراتے ہوئے اپنا گاؤن اتار کر دور اچھال دیا
اور اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔ "انتظار کا پھل میٹھا بھی تو
ہوتا ہے۔" چندا کا بے باک نیم برہنہ وجود اس کے سامنے تھا۔
ڈوریوں پر مشتمل یہ نیٹ کی نائٹی جس کا ہونا یا نہ ہونا کوئی
اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ اس کا نرم و نازک سراپا اس کو مدہوش کر
رہا تھا۔ وہ ایک ہی لمحے میں کل رات کے منظر میں پہنچ گیا جب

ڈوریوں پر مشتمل یہ نیٹ کی نائٹی جس کا ہونا یا نہ ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔اس کا نرم و نازک سراپا اس کو مدہوش کر رہا تھا۔وہ ایک ہی لمحے میں کل رات کے منظر میں پہنچ گیا جب ماہی ایسی ہی بے باک سی نائٹی میں اس کے سامنے اپنے وجود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ خود میں سکڑی سمٹی جا رہی تھی۔اس کے برعکس اس کے سامنے موجود یہ لڑکی اس کی آنکھوں میں اترتی خماری سے محظوظ ہوتی اس کے چہرے کی

ماہی ایسی ہی بے باک سی ناگن میں اس کے سامنے اپنے وجود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ خود میں سکڑی سمٹی جا رہی تھی۔ اس کے بر عکس اس کے سامنے موجود یہ لڑکی اس کی آنکھوں میں اترتی خماری سے محظوظ ہوتی اس کے چہرے کے قریب ترین اپنا چہرہ لے آئی تھی اور اس کے لبوں پر شوخ سی جسارت کرتی اسے اکسا رہی تھی۔ وہ اس رو میں بہتا اسے اپنی باہنوں میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا۔ اسے لٹاتے ہی وہ اس پر

آنکھوں میں اتری خماری سے محظوظ ہوتی اس کے چہرے کے قریب ترین اپنا چہرہ لے آئی تھی اور اس کے لبوں پر شوخ سی جسارت کرتی اسے اکسا رہی تھی۔ وہ اس رو میں بہتا اسے اپنی باہنوں میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا۔ اسے لٹاتے ہی وہ اس پر حاوی ہو چکا تھا۔ چندا کی کھنکتی ہنسی کمرے کی خاموش فضا میں گونج اٹھی۔ وہ اس کی گردن میں چہرہ گھسائے اس کے وجود کی خوشبو کو اپنے نتھنوں کے ذریعے اپنے وجود میں اتارنے لگا۔ اسی

حاوی ہو چکا تھا۔ چندا کی کھنکتی ہنسی کمرے کی خاموش فضا میں گونج اٹھی۔ وہ اس کی گردن میں چہرہ گھسائے اس کے وجود کی خوشبو کو اپنے نتھنوں کے ذریعے اپنے وجود میں اتارنے لگا۔ اسی پل شاہویز کو اپنی سانسوں میں اترتی سوندھی میٹھی میٹھی مانوس سی خوشبو محسوس ہوئی۔ اس نے مدہوش ہوتے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ یہ خوشبو سامنے موجود لڑکی کی نہیں تھی۔ وہ تو خوشبو

پل شاہویز کو اپنی سانسوں میں اترتی سوندھی میٹھی
میٹھی مانوس سی خوشبو محسوس ہوئی۔ اس نے مدہوش ہوتے
جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ یہ خوشبو سامنے موجود لڑکی کی
نہیں تھی۔ وہ تو خوشبو ماہی کی تھی۔ اس نے جھٹکے سے چہرہ
اٹھا کر اس چہرے کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی
طرف ہی متوجہ تھی۔ اس کے ذہن میں چلتے جھکڑوں سے انجان
وہ اس کے سینے پر اپنے ناخن سے آڑی ترچھی لائنیں کھینچتی

نہیں تھی۔ وہ تو خوشبو ماہی کی تھی۔ اس نے جھٹکے سے چہرہ اٹھا کر اس چہرے کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی طرف ہی متوجہ تھی۔ اس کے ذہن میں چلتے جھگڑوں سے انجان وہ اس کے سینے پر اپنے ناخن سے آڑی ترچھی لائنیں کھینچتی اسے مزید بہکا رہی تھی۔ چندا ہمیشہ ہی شاہویز کے لیے ٹونک کا کام کرتی تھی۔ وہ دونوں بہت بہترین دوست بن چکے تھے۔ آج بھی چندا اسے اس ساری پریشانی سے نکالنے والی تھی۔ شاہویز

اسے مزید بھڑکا رہی تھی۔ چندا ہمیشہ ہی شاہویز کے لیے ٹونک کا کام کرتی تھی۔ وہ دونوں بہت بہترین دوست بن چکے تھے۔ آج بھی چندا اسے اس ساری پریشانی سے نکالنے والی تھی۔ شاہویز نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ایک بار پھر اس کی گردن میں چہرہ گھسایا۔ اس کی خوشبو کو اپنے نتھنوں اور منہ کے راستے انہیل کرنا شروع کیا کہ شاید جو پہلے محسوس کیا تھا وہ اس کی غلط

نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ایک بار پھر اس کی گردن میں چہرہ گھسایا۔اس کی خوشبو کو اپنے نتھنوں اور منہ کے راستے انہیل کرنا شروع کیا کہ شاید جو پہلے محسوس کیا تھا وہ اس کی غلط فہمی تھی۔۔۔اس بار بھی وہی میٹھی مانوس سی خوشبو اسے اپنی لپیٹ میں لے گئی۔وہ جھٹکے سے چہرہ اٹھائے اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو خماری سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ان خماری بھری آنکھوں کی جگہ روتی نمی تیرتی آنکھوں نے

تھی تھی۔۔۔اس بار بھی وہی تیکھی مانوس سی خوشبو

اسے اپنی لپیٹ میں لے گئی۔وہ جھٹکے سے چہرہ اٹھائے اس لڑکی

کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو خماری سے اسے ہی دیکھ رہی

تھی۔ان خماری بھری آنکھوں کی جگہ روتی نمی تیرتی آنکھوں نے

لے لی۔بھوری آنکھوں میں التجا، منت، سماجت، آنسو کیا کچھ

نہیں تھا۔شاہویز کا فشار خون دگنا ہونے لگا۔وہ آنکھیں موندے

گہری گہری سانسیں لینے لگا اور اپنے اعصاب کو پر سکون کرنے کی

لی۔ آج خماری بھری آنکھوں کی جگہ روئی روئی سی آنکھوں نے
لے لی۔ بھوری آنکھوں میں التجا، منت، سماجت، آنسو کیا کچھ
نہیں تھا۔ شاہویز کا فشار خون دگنا ہونے لگا۔ وہ آنکھیں موندے
گہری گہری سانسیں لینے لگا اور اپنے اعصاب کو پرسکون کرنے کی
کوشش کرنے لگا۔ آج اسے خود کو پرسکون کرنا تھا۔ وہ لڑکی دنیا
کی کوئی آخری لڑکی نہیں تھی۔ وہ ایک بار پھر اس کی گردن میں
چہرہ چھپائے اپنا دھیان بٹانے لگا۔ انتشار بڑھ رہا تھا۔ وہ سوچوں

کوشش کرنے لگا۔ آج اسے خود کو پر سکون کرنا تھا۔ وہ لڑکی دنیا کی کوئی آخری لڑکی نہیں تھی۔ وہ ایک بار پھر اس کی گردن میں چہرہ چھپائے اپنا دھیان بٹانے لگا۔ انتشار بڑھ رہا تھا۔ وہ سوچوں کو جھٹک رہا تھا۔

اسی کشمکش میں وہ چندا کی گردن میں زور سے دانت گاڑھ گیا۔

چندا بلبلا اٹھی۔ "آوچ۔۔۔ جنگلی انسان تم نے ایسے تو کبھی ٹریٹ نہیں کیا۔" وہ اپنی گردن سہلاتی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کو جھٹک رہا تھا۔

اسی کشمکش میں وہ چندا کی گردن میں زور سے دانت گاڑھ گیا۔
چندا بلبلا اٹھی۔ "آوچ۔۔۔ جنگلی انسان تم نے ایسے تو کبھی ٹریٹ نہیں کیا۔" وہ اپنی گردن سہلاتی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری میں آج ڈسٹرب ہوں پلیز برداشت کرو۔" وہ اس سے معذرت کرتا اسے برداشت کرنے کا حکم سنا رہا تھا۔ کل رات اسے اس لڑکی کو دی گئی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔

نہیں کیا۔" وہ اپنی گردن سہلاتی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری میں آج ڈسٹرب ہوں پلیز برداشت کرو۔" وہ اس سے معذرت کرتا اسے برداشت کرنے کا حکم سنا رہا تھا۔ کل رات اسے اس لڑکی کو دی گئی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔

"اوکے پے منٹ ڈبل ہو گی۔" چندا نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ اچھالتے کہا۔ "ڈن۔۔۔" وہ بھی حامی بھر چکا تھا اور پھر سے اس کے لبوں پر جھکا اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کے لبوں پر

"اوکے پیمنٹ ڈبل ہو گی۔" چندا نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ اچھالتے

کہا۔ "ڈن۔۔۔" وہ بھی حامی بھر چکا تھا اور پھر سے اس کے لبوں پر

جھکا اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کے لبوں پر

جھکا وہ خود کو مخمور کرتا اس کی بجائے اپنی سانسیں تنگ کر

رہا تھا۔ یک دم وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ "تم جا سکتی ہو۔" وہ

اسے جانے کا اشارہ دے چکا تھا۔ "کیا ہوا ہنی۔۔۔؟" وہ اس کی

جھکا وہ خود کو مخمور کرتا اس کی بجائے اپنی سانسیں تنگ کر رہا تھا۔ یک دم وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ "تم جاسکتی ہو۔" وہ اسے جانے کا اشارہ دے چکا تھا۔ "کیا ہوا ہنی۔۔۔؟" وہ اس کی تھائیز پر چڑھ کر بیٹھ گئی اور گلے میں بازو حمائل کرتی اسے اپنی طرف مائل کر رہی تھی۔ "آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔" وہ اسے بے دردی سے بیڈ پر پٹختا جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔ "مینجر سے اپنا

تھا ئیز پر چڑھ کر بیٹھ گئی اور گلے میں بازو حمائل کرتی اسے
اپنی طرف مائل کر رہی تھی۔ "آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔" وہ اسے بے
دردی سے بیڈ پر پٹختا جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔ "مینجر سے اپنا
چیک لیتی جانا۔" اس کی بات پر چندا نے کندھے اچکاتے اپنا گاؤن
پہنا اور دھاڑ سے دروازہ بند کرتی چلی گئی۔ وہ بے قرار سا وہیں
کا وہیں بیٹھا رہا۔۔۔ خود کو پر سکون کرنے کے لیے ایک بار پھر وہ
سیگریٹ کا سہارا لے گیا۔ ایک کے بعد ایک سیگریٹ سلگاتے وہ

چیک لیتی جانا۔" اس کی بات پر چندا نے کندھے اچکاتے اپنا گاؤن پہنا اور دھاڑ سے دروازہ بند کرتی چلی گئی۔ وہ بے قرار سا وہیں کا وہیں بیٹھا رہا۔۔۔ خود کو پر سکون کرنے کے لیے ایک بار پھر وہ سیگریٹ کا سہارا لے گیا۔ ایک کے بعد ایک سیگریٹ سلگاتے وہ خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آج شاید یہ ناممکن تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر گھڑی پر ٹائم دیکھا جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی تبھی وہ وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچتے اپنا

سگریٹ کا سہارا لے لیا۔ ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگائے وہ خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آج شاید یہ نا ممکن تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر گھڑی پر ٹائم دیکھا جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی تبھی وہ وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچتے اپنا موبائل اٹھا چکا تھا اور ایک نمبر ڈائل کرتے فون کان سے لگایا۔

"ڈرائیور تمہیں پک کرنے آرہا ہے فوری پہنچو۔" دوسری طرف سے کہی جانے والی بات پر وہ اسے اس کی اوقات یاد دلانا نہیں بھولا

گیارہ بجا رہی تھی کی وہ وہ تھی تکیے پر نیچے اپنا
موبائل اٹھا چکا تھا اور ایک نمبر ڈائل کرتے فون کان سے لگایا۔
"ڈرائیور تمہیں پک کرنے آرہا ہے فوری پہنچو۔" دوسری طرف سے
کہی جانے والی بات پر وہ اسے اس کی اوقات یاد دلانا نہیں بھولا
تھا اور کھٹاک سے فون بند کردیا۔ اس کی آنکھوں میں شعلوں
کی سی لپک تھی۔ اپنے جلتے اعصاب پر سکون کرنے کے لیے شاور
لینے چلا گیا۔ باقی کا کام اس پری پیکر نے آکر کرنا تھا۔

تھا اور کھٹاک سے فون بند کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں شعلوں
کی سی لپک تھی۔ اپنے جلتے اعصاب پر سکون کرنے کے لیے شاور
لینے چلا گیا۔ باقی کا کام اس پری پیکر نے آ کر کرنا تھا۔

ہاسپٹل کے کوریڈور میں اس وقت رش نہ ہونے کے برابر تھا۔ آئی
سی یو کے دروازے کے باہر وہ کرسی پر اکڑوں بیٹھی تھی۔ اس

ہاسپٹل کے کوریڈور میں اس وقت رش نہ ہونے کے برابر تھا۔ آئی سی یو کے دروازے کے باہر وہ کرسی پر اکڑوں بیٹھی تھی۔ اس کی ماں کی سرجری ہو چکی تھی پر وہ تا حال ہوش و خرد سے بیگانہ تھیں۔ تاروں میں جکڑا وجود بار بار اس کی آنکھوں میں آنسو بھر رہا تھا۔ اسے اس وقت تک سکون نہیں ملنا تھا جب تک کہ اس کی امی اسے نہ پکارتیں، اپنی آغوش میں نہ لے لیتیں یا

کی ماں کی سرجری ہو چکی تھی پر وہ تا حال ہوش و خرد سے بیگانہ تھیں۔ تاروں میں جکڑا وجود بار بار اس کی آنکھوں میں آنسو بھر رہا تھا۔ اسے اس وقت تک سکون نہیں ملنا تھا جب تک کہ اس کی امی اسے نہ پکارتیں، اپنی آغوش میں نہ لے لیتیں یا اس کے چہرے پر بوسہ نہ دے دیتیں۔۔ وہ انتہائی بے چینی سے ان لمحات کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کی ماں اس کی زندگی کا واحد سرمایہ تھی جن کے لیے وہ اپنی عزت کا سودا بھی کر گزری

کہ اس کی امی اسے نہ پکاریں، اپنی آغوش میں نہ لے لیتیں یا اس کے چہرے پر بوسہ نہ دے دیتیں۔۔ وہ انتہائی بے چینی سے ان لمحات کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کی ماں اس کی زندگی کا واحد سرمایہ تھی جن کے لیے وہ اپنی عزت کا سودا بھی کر گزری تھی۔ ہاتھ میں پکڑا موبائل تھرتھرایا تو اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ اس نے بے دلی سے سکرین پر جگمگانے والے نام کو پڑھا تو مزید بددل ہو گئی۔ وہ ذلیل انسان پھر سے اسے کال کر رہا

واحد سرمایہ تھی جن کے لیے وہ اپنی عزت کا سودا بھی کر رہی تھی۔ ہاتھ میں پکڑا موبائل تھر تھرایا تو اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ اس نے بے دلی سے سکرین پر جگمگانے والے نام کو پڑھا تو مزید بددل ہو گئی۔ وہ ذلیل انسان پھر سے اسے کال کر رہا تھا جو اس کے دل میں عزت کے اس منصب پر فائز تھا۔ آج وہ اتنی ہی نفرت اور پستیوں میں گر چکا تھا۔ فون مسلسل تھرتھراتا اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ ماہی کے ساتھ ساتھ فون کرنے والا

تھا جو اس کے دل میں عزت کے اس منصب پر فائز تھا۔ آج وہ
اتنی ہی نفرت اور پستیوں میں گر چکا تھا۔ فون مسلسل تھرتھراتا
اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ ماہی کے ساتھ ساتھ فون کرنے والا
شاہویز بھی خاصا ضدی واقع ہوا تھا۔ بالآخر ماہی نے ہار مان لی۔
وہ فون ریسیو کرتی کان سے لگا گئی۔ سامنے والے کی بات سن کر
اس کی ہتھیلیاں پسینے میں بھیگ گئیں۔ "سر میں ہاسپٹل میں ہوں

شاہویز بھی خاصا ضدی واقع ہوا تھا۔ بالآخر ماہی نے ہار مان لی۔
وہ فون ریسیو کرتی کان سے لگا گئی۔ سامنے والے کی بات سن کر
اس کی ہتھیلیاں پسینے میں بھیگ گئیں۔ "سر میں ہاسپٹل میں ہوں
میری امی ابھی ہوش میں نہیں آئیں۔" وہ بھرائی آواز میں بتارہی
تھی۔ "کیا تم چاہتی ہو وہ ہوش میں نہ آئیں؟" اس کی سفاک آواز
اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گئی۔ "سر پلیز۔" وہ منمنائی۔
"ڈرائیور تمہیں پک کرنے آرہا ہے بغیر چوں چراں کیے باہر

میری امی ابھی ہوش میں نہیں آئیں۔" وہ بھرائی آواز میں بتا رہی تھی۔ "کیا تم چاہتی ہو وہ ہوش میں نہ آئیں؟" اس کی سفاک آواز اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گئی۔ "سر پلیز۔" وہ منمنائی۔ "ڈرائیور تمہیں پک کرنے آرہا ہے بغیر چوں چراں کیے باہر آؤ۔" اور کال منقطع کر دی گئی۔ آنسو ٹوٹ کر پلکوں کی باڑ سے اس کے گالوں کی زینت بنے تبھی اس کے برابر ایک نرس آکر بیٹھی اسے پتہ بھی نہ چلا۔ "جو وہ کہہ رہے ہیں کر دو۔۔ تمہاری

ڈرائیور تمہیں پک کرنے آرہا ہے جیسے ہی پہنچوں پر ان کے باہر

آؤ." اور کال منقطع کر دی گئی۔ آنسو ٹوٹ کر پلکوں کی باڑ سے

اس کے گالوں کی زینت بنے تبھی اس کے برابر ایک نرس آ کر

بیٹھی اسے پتہ بھی نہ چلا۔ "جو وہ کہہ رہے ہیں کر دو۔۔ تمہاری

ضد تم سے تمہاری ماں کی سانسیں چھین لیں گی۔ وہ بہت پاور

فل شخص ہے تم اس کے سامنے چیونٹی کی حیثیت رکھتی ہو۔۔

جاؤ میں یہاں پر ہوں۔" وہ آئی سی یو کے دروازے کو دیکھتی اسے

ضد تم سے تمہاری ماں کی سانسیں چھین لیں گی۔ وہ بہت پاور
فل شخص ہے تم اس کے سامنے چیونٹی کی حیثیت رکھتی ہو۔۔۔
جاؤ میں یہاں پر ہوں۔" وہ آئی سی یو کے دروازے کو دیکھتی اسے
مشورہ دے رہی تھی۔ "اگر میری جگہ آپ کی بیٹی ہوتی تو کیا آپ
اسے بھی یہی مشورہ دیتیں؟" وہ بھرائی آواز میں ان سے پوچھ
رہی تھی۔ "اگر مگر کے چکروں میں اپنی ماں کی سانسیں کم مت
کرو۔۔۔ وہ جو کہہ رہا ہے کر گزرے گا۔" وہ زچ ہو کر اسے حقیقت کا

مشورہ دے رہی تھی۔ "اگر میری جگہ آپ کی بیٹی ہوتی تو کیا آپ اسے بھی یہی مشورہ دیتیں؟" وہ بھرائی آواز میں ان سے پوچھ رہی تھی۔ "اگر مگر کے چکروں میں اپنی ماں کی سانسیں کم مت کرو۔۔ وہ جو کہہ رہا ہے کر گزرے گا۔" وہ نرس اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہی تھی۔ "ان کا خیال رکھیے گا۔" وہ اپنی ماں کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ اس نرس نے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ روتی ہوئی باہر مین گیٹ کی طرف آگئی جہاں گاڑی پہلے سے ہی اس

کرو۔ وہ جو کہہ رہا ہے کر کے رہے گا۔" وہ نرس اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہی تھی۔ "ان کا خیال رکھیے گا۔" وہ اپنی ماں کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ اس نرس نے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ روتی ہوئی باہر مین گیٹ کی طرف آ گئی جہاں گاڑی پہلے سے ہی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ میکانکی انداز میں چلتی اس گاڑی تک پہنچی۔

کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر ماہی نے بیڈ روم میں قدم

کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ میکانکی انداز میں چلتی اس گاڑی تک پہنچی۔

کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر ماہی نے بیڈ روم میں قدم رکھا۔ چاروں طرف نظر دوڑائی کمرہ خالی تھا تبھی واش روم کا دروازہ کھلا۔ باتھ روب میں ملبوس شاہویز ملک باہر آیا۔ اس کے بالوں اور چہرے سے پانی ٹپک رہا تھا جیسے وہ ابھی شاور لے کر نکلا ہو۔ وہ اسے دیکھ کر مبہم سا مسکرایا۔ اس نے ایک

رکھا۔ چاروں طرف نظر دوڑائی کمرہ خالی تھا تبھی واش روم کا دروازہ کھلا۔ باتھ روب میں ملبوس شاہویز ملک باہر آیا۔ اس کے بالوں اور چہرے سے پانی ٹپک رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی شاور لے کر نکلا ہو۔ وہ اسے دیکھ کر مبہم سا مسکرایا۔ اس نے ایک لمحے میں باتھ روب اتار کر صوفے پر اچھال دیا اور اپنی باہیں کھول دیں۔ ماہی کا دل زور سے دھڑکا۔ اس نے بے اختیار نظریں جھکا لیں۔ اس نے اپنے دوپٹے کی پنز کھول دیں کیونکہ وہ جانتی

لے کر نکلا ہو۔ وہ اسے دیکھ کر مبہم سا مسکرایا۔ اس نے ایک
لمحے میں باتھ روب اتار کر صوفے پر اچھال دیا اور اپنی باہیں
کھول دیں۔ ماہی کا دل زور سے دھڑکا۔ اس نے بے اختیار نظریں
جھکا لیں۔ اس نے اپنے دوپٹے کی پنز کھول دیں کیونکہ وہ جانتی
تھی کہ وہ یہاں کس لیے بلائی گئی ہے۔ دوپٹہ اس کے سر سے
سرک کر کندھوں پر گر گیا تھا۔ شاہویز اس کا سراپا دیکھ کر
دلفریبی سے مسکرایا۔ اس کی لٹیں اس کے چہرے کے اطراف

تھی کہ وہ یہاں کس لیے بلائی گئی ہے۔ دوپٹہ اس کے سر سے سرک کر کندھوں پر گر گیا تھا۔ شاہویز اس کا سراپا دیکھ کر دلفریبی سے مسکرایا۔ اس کی لٹیں اس کے چہرے کے اطراف بکھرتیں اس دوشیزہ کو مزید حسین بنا رہی تھیں۔ سرخ و سفید گلابیاں چھلکاتا چہرہ کل سے بھی زیادہ حسین لگ رہا تھا۔ اس نے اپنے لمبے کالے بالوں کو پونی میں قید کر رکھا تھا۔ وہ ایک بار پھر

بکھر تیں اس دوشیزہ کو مزید حسین بنا رہی تھیں۔ سرخ و سفید گلابیاں چھلکاتا چہرہ کل سے بھی زیادہ حسین لگ رہا تھا۔ اس نے اپنے لمبے کالے بالوں کو پونی میں قید کر رکھا تھا۔ وہ ایک بار پھر سر کے اشارے سے اسے قریب آنے کو کہہ رہا تھا۔ وہ کانپتی ٹانگوں سے اس کی طرف قدم بڑھانے لگی۔ باقی کے قدم شاہویز نے ایک ہی جست میں طے کرتے اسے خود میں بھینچ لیا۔ وہ اس کے گیلے سینے کا حصہ بنی ہوئی تھی۔ وہ اس کے وجود کی

سر کے اشارے سے اسے قریب آنے کو کہہ رہا تھا۔ وہ کانپتی ٹانگوں سے اس کی طرف قدم بڑھانے لگی۔ باقی کے قدم شاہویز نے ایک ہی جست میں طے کرتے اسے خود میں بھینچ لیا۔ وہ اس کے گیلے سینے کا حصہ بنی ہوئی تھی۔ وہ اس کے وجود کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔ اس کے بالوں کا پانی کندھے سے ماہی کی شرٹ بھی بھگو چکا تھا۔ اس نے اس کی پونی کھینچ کر اتاری اور دور اچھال دی۔ اس کے اس جارحانہ عمل پر ماہی سسک اٹھی۔

خوشبو خود میں اتارنے لگا۔ اس کے بالوں کا پانی کندھے سے ماہی
کی شرٹ بھی بھگو چکا تھا۔ اس نے اس کی پونی کھینچ کر اتاری
اور دور اچھال دی۔ اس کے اس جارحانہ عمل پر ماہی سسک اٹھی۔
اس کے خوبصورت ریشمی بال اس کی کمر پر بکھرتے چلے گئے۔ وہ
اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا گیا۔ وہ اس کے بالوں میں چہرہ
چھپائے اس کی بھینی بھینی خوشبو اپنی سانسوں میں اتار رہا

اس کے خوبصورت ریشمی بال اس کی کمر پر بکھرتے چلے گئے۔ وہ
اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا گیا۔ وہ اس کے بالوں میں چہرہ
چھپائے اس کی بھینی بھینی خوشبو اپنی سانسوں میں اتار رہا
تھا۔ وہ یہ خوشبو بہت مس کر رہا تھا۔ اسے اس خوشبو کی کمی
اپنے چاروں طرف محسوس ہو رہی تھی۔ وہ آج بھی یہ خوشبو
محسوس کرنا چاہتا تھا۔ اس کے لمس میں آج بھی شدت تھی۔
اس کی گرفت میں ماہی مچل کر رہ گئی۔ اسے لگنے لگا تھا کہ اس

تھا۔ وہ یہ خوشبو بہت مِس کر رہا تھا۔ اسے اس خوشبو لی می اپنے چاروں طرف محسوس ہو رہی تھی۔ وہ آج بھی یہ خوشبو محسوس کرنا چاہتا تھا۔ اس کے لمس میں آج بھی شدت تھی۔ اس کی گرفت میں ماہی مچل کر رہ گئی۔ اسے لگنے لگا تھا کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔ وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے اس کے لبوں پر شدت سے جھکا اور ان کا جام پینے لگا۔ اس کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ ماہی تڑپ کر گئی۔ اس کا

کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔ وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے
میں لیے اس کے لبوں پر شدت سے جھکا اور ان کا جام پینے لگا۔
اس کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ ماہی تڑپ کر گئی۔ اس کا
دوپٹہ اس کے کندھے سے پھسلتا زمین پر گر چکا تھا۔ وہ اس بار
سامنے موجود لڑکی کی سانسیں اس پر تنگ اور اپنے اندر سکون
بھر رہا تھا۔ وہ ہولے ہولے لرزنے لگی۔ اگر شاہویز نے اسے نہ تھاما

دوپٹہ اس کے کندھے سے پھسلتا زمین پر گر چکا تھا۔ وہ اس بار سامنے موجود لڑکی کی سانسیں اس پر تنگ اور اپنے اندر سکون بھر رہا تھا۔ وہ ہولے ہولے لرزنے لگی۔ اگر شاہویز نے اسے نہ تھاما ہوتا تو وہ یقیناً گر جاتی۔ اس وقت اپنی تڑپ مٹاتے وہ باہنوں میں موجود لڑکی کی فکر سے بالکل آزاد تھا۔ اس کے کندھے پر رکھے ماہی کے ہاتھ تنگ پڑتی سانسوں کے ساتھ ساتھ اس کی گرفت بھی مضبوط ہو رہی تھی۔ خون کا ذائقہ ماہی کے منہ میں گھلنے

ہوتا تو وہ یقیناً کر جاتی۔ اس وقت اپنی تڑپ مٹاتے وہ باہوں میں موجود لڑکی کی فکر سے بالکل آزاد تھا۔ اس کے کندھے پر رکھے ماہی کے ہاتھ تنگ پڑتی سانسوں کے ساتھ ساتھ اس کی گرفت بھی مضبوط ہو رہی تھی۔ خون کا ذائقہ ماہی کے منہ میں گھلنے لگا تب جا کر شاہویز نے اس کو آزادی بخشی۔ "یو آر سو ہاٹ۔۔۔" وہ ایک بار پھر بے شرمی سے تبصرہ کر رہا تھا۔

ماہی کا چہرہ شرم سے جھک گیا۔ شرم سے اس کا چہرہ سرخ ہو

تھی۔ محظوظ ہو رہی تھی۔ کوئن کا واقعہ ماہی کے ذہن میں آنے
لگا تب جا کر شاہویز نے اس کو آزادی بخشی۔ "یو آر سو ہاٹ۔۔۔"
وہ ایک بار پھر بے شرمی سے تبصرہ کر رہا تھا۔

ماہی کا چہرہ شرم سے جھک گیا۔ شرم سے اس کا چہرہ سرخ ہو
رہا تھا۔ وہ اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔ "جاؤ۔۔۔ چینج کر
کے آؤ۔" وہ ایک طرف ہوتا اسے ڈریسنگ روم میں بھیج چکا تھا۔
وہ خود مسکراتا ہوا بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے تابی سے اس کا

رہا تھا۔ وہ اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔ "جاؤ۔۔۔ چینج کر کے آؤ۔" وہ ایک طرف ہوتا اسے ڈریسنگ روم میں بھیج چکا تھا۔

وہ خود مسکراتا ہوا بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے تابی سے اس کا انتظار کرنے لگا۔ وہ نائٹی پہنے خود کو گھسیٹتی باہر آئی۔ شاہویز نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے اپنا کپکپاتا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں رکھ دیا۔ شاہویز نے اسے ایک ہی جھٹکے سے

انتظار کرنے لگا۔ وہ نائٹی پہنے خود کو گھسیٹتی باہر آئی۔ شاہویز نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے اپنا کپکپاتا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں رکھ دیا۔ شاہویز نے اسے ایک ہی جھٹکے سے کھینچ کر خود پر گرا لیا۔ ماہی کے حلق سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی۔ شاہویز ہنس دیا۔ "میرے آس پاس ہوتے ہوئے تمہیں ایسے جھٹکوں کی عادت ہونی چاہیے۔" وہ اسے بیڈ پر منتقل کرتا اس پر حاوی ہو چکا تھا۔ وہ اس کی گردن میں چہرہ گھسائے گہری سانسیں

کھینچ کر خود پر گرا لیا۔ ماہی کے حلق سے بے ساختہ چیخ برآمد
ہوئی۔ شاہویز ہنس دیا۔ "میرے آس پاس ہوتے ہوئے تمہیں ایسے
جھٹکوں کی عادت ہونی چاہیے۔" وہ اسے بیڈ پر منتقل کرتا اس پر حاوی
ہو چکا تھا۔ وہ اس کی گردن میں چہرہ گھسائے گہری گہری سانسیں
لیتا اس کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔ یہ بھینی بھینی سوندھی
خوشبو بہت زیادہ اڈوریبل تھی۔ وہ اس خوشبو کا عاشق ہو چکا
تھا۔ وہ اس طرح دیوانہ وار اس خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا

لیتا اس کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔ یہ بھینی بھینی سوندھی خوشبو بہت زیادہ اڈوریبل تھی۔ وہ اس خوشبو کا عاشق ہو چکا تھا۔ وہ اس طرح دیوانہ وار اس خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا جیسے کسی ڈرگز کے ایڈکٹڈ کو اس کی ڈوز ملتی ہے، جس طرح کسی شرابی کو اس کا پسندیدہ جام دے دیا جائے وہ بھی ایسا ہی بدحواس ہو رہا تھا۔ وہ اس کا لمس اپنے پورے وجود میں

جیسے کسی ڈرگز کے ایڈکٹڈ کو اس کی ڈوز ملتی ہے، جس طرح
کسی شرابی کو اس کا پسندیدہ جام دے دیا جائے وہ بھی ایسا ہی
بدحواس ہو رہا تھا۔ وہ اس کا لمس اپنے پورے وجود میں
محسوس کر سکتی تھی۔ اس کا لمس آج بھی شدت، تڑپ لیے ہوئے
تھا۔ پوری رات اپنی مرضیاں چلاتا وہ اب بے خبر سو رہا تھا۔ وہ
اسے اپنی باہوں میں ایسے بھینچے ہوئے تھا جیسے اس کا نشہ
اس سے چھن جائے گا۔ ماہی کی آنکھ کھلی تو خود کو اس کے

محسوس کر سکتی تھی۔ اس کا لمس آج بھی شدت، تڑپ لیے ہوئے
تھا۔ پوری رات اپنی مرضیاں چلاتا وہ اب بے خبر سو رہا تھا۔ وہ
اسے اپنی باہنوں میں ایسے بھینچے ہوئے تھا جیسے اس کا نشہ
اس سے چھن جائے گا۔ ماہی کی آنکھ کھلی تو خود کو اس کے
بھاری بوجھ تلے پایا۔ وہ اپنی گردن پر اس کی گہری سانسیں
محسوس کر سکتی تھی۔ اس کو اب جانا تھا لیکن اس کی گرفت
سے نکلنا بھوکے شیر کو جگانے کے مترادف تھا۔ بہر حال اسے جانا

بھاری بوجھ تلے پایا۔ وہ اپنی گردن پر اس کی گہری سانسیں
محسوس کر سکتی تھی۔ اس کو اب جانا تھا لیکن اس کی گرفت
سے نکلنا بھوکے شیر کو جگانے کے مترادف تھا۔ بہرحال اسے جانا
تھا۔ اب وقت ہو چکا تھا۔ وہ آہستگی سے اس کی گرفت سے نکلنے
لگی تب ہی شاہویز کی آنکھ کھل گئی. اس نے آنکھوں میں نیند
اور خماری لیے اس کی طرف دیکھا۔ "سر مجھے جانا ہے صبح ہو

تھا۔اب وقت ہو چکا تھا۔ وہ آہستگی سے اس کی گرفت سے نکلنے لگی تب ہی شاہویز کی آنکھ کھل گئی. اس نے آنکھوں میں نیند اور خماری لیے اس کی طرف دیکھا۔"سر مجھے جانا ہے صبح ہو چکی ہے۔" وہ آہستگی سے اپنے ملنے کی وجہ بتا رہی تھی۔ڈر تھا کہ کہیں اس بھوکے شیر کو پھر سے غصہ نہ آجائے۔اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ اب وہ اس کے ہاتھوں استعمال ہونے والی ہے۔

"ہمم۔۔۔" شاہویز نے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ اس کے لبوں پر جھکا

چکی ہے۔" وہ آہستگی سے اپنے ملنے کی وجہ بتا رہی تھی۔ ڈر تھا

کہ کہیں اس بھوکے شیر کو پھر سے غصہ نہ آجائے۔ اسے اندازہ

ہو چکا تھا کہ اب وہ اس کے ہاتھوں استعمال ہونے والی ہے۔

"ہمم۔۔۔" شاہویز نے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ اس کے لبوں پر جھکا

اور ایک بار پھر خود میں سکون اتارنے لگا۔ اس کے بعد وہ اس کی

گردن میں اپنا لمس چھوڑتا اس کو سرخ کر چکا تھا۔ اس کی

خوشبو محسوس کرتا جیسے وہ آج کے لیے اپنے اندر اس خوشبو

اور ایک بار پھر خود میں سکون اتارنے لگا۔ اس کے بعد وہ اس کی
گردن میں اپنا لمس چھوڑتا اس کو سرخ کر چکا تھا۔ اس کی
خوشبو محسوس کرتا جیسے وہ آج کے لیے اپنے اندر اس خوشبو
کو محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔ "سر پلیز میری امی کو کوئی نقصان
نہ پہنچایئے گا۔" وہ اس سے التجا کر رہی تھی۔ "ناٹ ایٹ آل
سویٹ ہارٹ۔" وہ مسکرایا۔ "تم میری ایک پکار پر خاموشی سے آ

کو محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔" سر پلیز میری امی کو کوئی نقصان
نہ پہنچایئے گا۔" وہ اس سے التجا کر رہی تھی۔" ناٹ ایٹ آل
سویٹ ہارٹ۔" وہ مسکرایا۔" تم میری ایک پکار پر خاموشی سے آ
جایا کرو مجھے سختی پر مجبور مت کیا کرو مجھے غصہ آجاتا
ہے اور پھر مشکل بھی تمہیں ہی ہوتی ہے۔" وہ اسے سمجھا رہا
تھا۔ وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔ وہ آہستگی سے اسے چھوڑ گیا۔
ماہی اٹھ بیٹھی۔ اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو لے وہ بستر سے

جایا کرو مجھے سختی پر مجبور مت کیا کرو مجھے غصہ آ جاتا
ہے اور پھر مشکل بھی تمہیں ہی ہوتی ہے۔" وہ اسے سمجھا رہا
تھا۔ وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔ وہ آہستگی سے اسے چھوڑ گیا۔
ماہی اٹھ بیٹھی۔ اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو لیے وہ بستر سے
اٹھنے والی تھی جب شاہویز کی آواز نے اسے روک دیا۔ "مینجر سے
اپنا چیک لے لینا اور ہاں آج آرام کرو تمہاری ہیلتھ بہت میٹر کرتی
ہے۔" وہ اسے دوستانہ انداز میں ایسے صلاح دے رہا تھا جیسے ان

[illegible]
اٹھنے والی تھی جب شاہویز کی آواز نے اسے روک دیا۔ "مینجر سے اپنا چیک لے لینا اور ہاں آج آرام کرو تمہاری ہیلتھ بہت میٹر کرتی ہے۔" وہ اسے دوستانہ انداز میں ایسے صلاح دے رہا تھا جیسے ان کے درمیان سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو۔ وہ سر ہلاتی اٹھ گئی۔ اپنا دوپٹہ اور پونی کارپٹ سے اٹھاتی چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ شاہویز کروٹ بدل کر سو گیا۔

کے درمیان سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو۔ وہ سر ہلاتی اٹھ گئی۔ اپنا دوپٹہ اور پونی کارپٹ سے اٹھاتی چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ شاہویز کروٹ بدل کر سو گیا۔

شاہویز آفس میں داخل ہوا تو اس کے سبھی ایمپلائیز اس پر سلامتی بھیجتے اسے گڈ مارننگ وش کر رہے تھے۔ وہ سر کے

شاہویز آفس میں داخل ہوا تو اس کے سبھی ایمپلائیز اس پر سلامتی بھیجتے اسے گڈ مارننگ وش کر رہے تھے۔ وہ سر کے اشارے سے ان کی وشز کا جواب دیتا اپنے آفس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کوریڈور میں آتے ہی اس کی نگاہ ماہی کے کیبن پر پڑی جہاں وہ اپنا کام کرنے میں مگن تھی تو اس کی آنکھوں میں، آنکھوں سے دل میں اور پھر اس کے رگ رگ میں سکون اترنے لگا۔ وہ اس

تھا۔ کوریڈور میں آتے ہی اس کی نگاہ ماہی کے کیبن پر پڑی جہاں
وہ اپنا کام کرنے میں مگن تھی تو اس کی آنکھوں میں، آنکھوں
سے دل میں اور پھر اس کے رگ رگ میں سکون اترنے لگا۔ وہ اس
کا بری طرح عادی ہو چکا تھا۔ اسے وہ ہر حال میں اپنے آس پاس
چاہیے ہوتی تھی۔ وہ اس کی خوشبو کا دیوانہ ہو چکا تھا۔ شروع
شروع میں اسے لگتا تھا کہ وہ اس کے لمس کا دیوانہ ہے اور

کا بری طرح عادی ہو چکا تھا۔ اسے وہ ہر حال میں اپنے آس پاس
چاہیے ہوتی تھی۔ وہ اس کی خوشبو کا دیوانہ ہو چکا تھا۔ شروع
شروع میں اسے لگتا تھا کہ وہ اس کے لمس کا دیوانہ ہے اور
آہستہ آہستہ وہ اس کی خوشبو سے باقی لڑکیوں کی طرح بور ہو
جائے گا تو وہ اسے طلاق دے کر اس کو فارغ کر دے گا۔۔ لیکن
ایسا نہیں ہوا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیوانگی اور
تڑپ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ اس کی امی کی طبیعت بھی اب کافی

جائے گا تو وہ اسے طلاق دے کر اس کو فارغ کر دے گا۔۔ لیکن
ایسا نہیں ہوا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیوانگی اور
تڑپ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ اس کی امی کی طبیعت بھی اب کافی
سنبھل چکی تھی۔ وہ ہاسپٹل سے گھر منتقل کر دی گئی تھیں۔
اس سارے قصے کو تین ماہ گزر چکے تھے لیکن شاہویز کی تڑپ
کو سکون نہیں ملتا تھا۔ وہ اکثر اور بیشتر اسے رات کو بلا لیا کرتا

سنبھل چلی تھی۔ وہ ہاسپٹل سے گھر منتقل کر دی گئی تھیں۔
اس سارے قصے کو تین ماہ گزر چکے تھے لیکن شاہویز کی تڑپ کو سکون نہیں ملتا تھا۔ وہ اکثر اور بیشتر اسے رات کو بلا لیا کرتا تھا۔ وہ اسے آفس میں تنگ نہیں کرتا تھا۔ آفس میں وہ اسے سکون سے کام کرنے دیتا۔۔ ایسے ظاہر کرتا جیسے وہ اسے نہیں جانتا۔ اس کو ماہی کی ذلت بہت میٹر کرنے لگی تھی۔ محبت جیسے خرافات اب بھی اس کے دماغ میں نہیں تھے۔ وہ اب بھی

سکون سے کام کرنے دیتا۔۔۔ ایسے ظاہر کرتا جیسے وہ اسے نہیں جانتا۔ اس کو ماہی کی ذلت بہت میٹر کرنے لگی تھی۔ محبت جیسے خرافات اب بھی اس کے دماغ میں نہیں تھے۔ وہ اب بھی اس انتظار میں تھا کہ جلد ہی ماہی سے دل بھر جانے پر وہ اسے طلاق دے دے گا۔ لیکن شاید ایسا نہیں ہونے والا تھا۔ "آفس میں آؤ۔" وہ بے تابی سے اس کے کیبن کے پاس سے گزرتا اس کے

اس انتظار میں تھا کہ جلد ہی ماہی سے دل بھر جانے پر وہ اسے طلاق دے دے گا۔ یکن شاید ایسا نہیں ہونے والا تھا۔ "آفس میں آؤ۔" وہ بے تابی سے اس کے کیبن کے پاس سے گزرتا اس کے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتا کہہ کر جا چکا تھا۔ اپنے کام میں گم ماہی خود کو اس طرح متوجہ کیے جانے پر ایک دم سے ہڑ بڑائی تھی۔ ارد گرد بے چینی سے دیکھا تو کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ وہ آفس میں اس کو تنگ نہیں کرتا تھا لیکن آج اس کی

خود کو اس طرح متوجہ کیے جانے پر ایک دم سے ہڑبڑائی تھی۔ اردگرد بے چینی سے دیکھا تو کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ وہ آفس میں اس کو تنگ نہیں کرتا تھا لیکن آج اس کی بے قراری سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ آج اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ وہ گہری سانس لیتی اپنا وجود گھسیٹتے اس کے آفس میں ناک کر کے داخل ہوئی جہاں وہ اپنی آفس چیئر پر

بے قراری سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ آج اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ وہ گہری سانس لیتی اپنا وجود گھسیٹتے اس کے آفس میں ناک کر کے داخل ہوئی جہاں وہ اپنی آفس چیئر پر براجمان اسی کا منتظر تھا۔ "ہیے بیوٹیفل۔۔" وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے قریب بلا رہا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے ٹیبل کے قریب آئی۔ "میں نے تمہیں بہت مس کیا۔" وہ کھڑا ہوتا اسے خود میں بھینچ گیا۔ "لگ ہی نہیں رہا کہ تم سے پرسوں

اشارے سے اپنے قریب بلا رہا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی
اس کے ٹیبل کے قریب آئی۔ "میں نے تمہیں بہت مس کیا۔" وہ
کھڑا ہوتا اسے خود میں بھینچ گیا۔ "لگ ہی نہیں رہا کہ تم سے پرسوں
رات ہی تو ملاقات ہوئی تھی آئی مسڈ یو سو مچ۔۔۔" وہ بے قراری
سے کہتا اس کے گال پر بوسہ دے گیا۔ "سر پلیز۔۔۔" وہ منمنائی۔
اس کو اپنے سینے میں بھینچے وہ اس کی خوشبو محسوس کر

رات ہی تو ملاقات ہوئی تھی آئی مسڈ یو سو مچ۔۔۔" وہ بے قراری سے کہتا اس کے گال پر بوسہ دے گیا۔ "سر پلیز۔۔۔" وہ منمنائی۔ اس کو اپنے سینے میں بھینچے وہ اس کی خوشبو محسوس کر رہا تھا۔ "پلیز میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" اس کے سیگریٹ کی بو سے اس کا جی متلانے لگا۔ "کم آن کسی کے باپ میں بھی ہمت نہیں ہے کہ میرے بلاوے کے بغیر آفس میں آئے۔" وہ اسے خود میں بھینچے ہی اس کے لبوں پر جھکا اور اپنی من مانی کرنے لگا۔

بو سے اس کا جی متلانے لگا۔ "کم آن کسی کے باپ میں بھی ہمت
نہیں ہے کہ میرے بلاوے کے بغیر آفس میں آئے۔" وہ اسے خود
میں بھینچے ہی اس کے لبوں پر جھکا اور اپنی من مانی کرنے لگا۔
ابھی وہ اس کے لبوں کا جام پی رہا تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ
ماہی کا وجود بے جان ہو چکا ہے۔ وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا تو
ماہی اس کے سینے میں ہی جھول گئی۔ وہ اس کا گال تھپتھپاتا

ابھی وہ اس کے لبوں کا جام پی رہا تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ
ماہی کا وجود بے جان ہو چکا ہے۔ وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا تو
ماہی اس کے سینے میں ہی جھول گئی۔ وہ اس کا گال تھپتھپاتا
اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن اس کے بے
سدھ وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی تو وہ بے تابی سے اسے اپنی
بانہوں میں اٹھائے آفس سے باہر بھاگا۔ آفس سے نکلتے سبھی
ایمپلائز نے بڑی حیرانی اور تعجب سے اس منظر کو دیکھا تھا۔ وہ

سدھ وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی تو وہ بے تابی سے اسے اپنی
بانہوں میں اٹھائے آفس سے باہر بھاگا۔ آفس سے نکلتے سبھی
ایمپلائز نے بڑی حیرانی اور تعجب سے اس منظر کو دیکھا تھا۔ وہ
ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر اسے پچھلی سیٹ پر لٹاتا جلد بازی میں
ہاسپٹل کی طرف جا رہا تھا۔

اردگرد کی پرواہ کیے بغیر اسے پچھلی سیٹ پر لٹاتا جلد بازی میں ہاسپٹل کی طرف جا رہا تھا۔

"آپ بابا بننے والے ہیں۔" ڈاکٹر کی مسکراتی آواز نے جہاں شاہویز ملک کی آنکھوں میں حیرانی اور چہرے پر مسکراہٹ بھری تھی وہیں ماہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس انکشاف کو سن رہی تھی۔ آنسو خاموشی سے اس کی پلکوں کی باڑ توڑتے رخسار پر بہہ نکلے

ملک کی آنکھوں میں حیرانی اور چہرے پر مسکراہٹ بھری تھی
وہیں ماہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس انکشاف کو سن رہی تھی۔
آنسو خاموشی سے اس کی پلکوں کی باڑ توڑتے رخسار پر بہہ نکلے
تھے۔ شاہویز ملک کو کچھ لمحے لگے تھے خود کو سنبھالنے میں۔۔

"ڈاکٹر میں صحت مند گول مٹول بے بی چاہتا ہوں یہ میرا فرسٹ
ایکسپیرینس ہے پلیز مجھے گائیڈ کریں مجھے کیا کرنا چاہیے۔" وہ

تھے۔ شاہویز ملک کو کچھ لمحے لگے تھے خود کو سنبھالنے میں۔۔
"ڈاکٹر میں صحت مند گول مٹول بے بی چاہتا ہوں یہ میرا فرسٹ ایکسپیرینس ہے پلیز مجھے گائیڈ کریں مجھے کیا کرنا چاہیے۔" وہ ڈاکٹر سے ملتجی لہجے میں رہنمائی مانگ رہا تھا۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ اسے میڈیسن اور اچھی ڈائٹ دینے کی تجویز دینے لگی۔ ڈاکٹر کے کلینک سے نکلتے وہ دونوں پارکنگ میں آچکے تھے جہاں شاہویز اپنی گاڑی کی طرف

مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ اسے میڈیسن اور اچھی
ڈائٹ دینے کی تجویز دینے لگی۔ ڈاکٹر کے کلینک سے نکلتے وہ
دونوں پارکنگ میں آ چکے تھے جہاں شاہویز اپنی گاڑی کی طرف
اور ماہی سڑک کی طرف جا رہی تھی تاکہ کوئی رکشہ روک
سکے۔ شاہویز نے لپک کر اس کا ہاتھ پکڑا۔ "کہاں جا رہی ہو؟" وہ
اس سے حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔ "آپ سے کوئی مطلب نہیں ہونا

اور ماہی سڑک کی طرف جا رہی تھی تا کہ کوئی رکشہ روک سکے۔ شاہویز نے لپک کر اس کا ہاتھ پکڑا۔ "کہاں جا رہی ہو؟" وہ اس سے حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔ "آپ سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے یہ کانٹریکٹ میں درج نہیں تھا کہ میں ہر بات کے لیے آپ کو جواب دہ ہوں۔" وہ برستی آنکھوں سے بغاوت کر رہی تھی۔ "ماہی یہ میری بھی اولاد ہے۔" وہ اسے مطمئن کرنا چاہتا تھا۔ اسے لگ رہا تھا شاید ماہی کو یہ بات ڈسٹرب کر رہی ہے۔ "ایک منٹ

چاہیے یہ کا طریقہ میں درج نہیں تھا کہ میں ہر بات کے لیے آپ کو جواب دہ ہوں۔" وہ برستی آنکھوں سے بغاوت کر رہی تھی۔

"ماہی یہ میری بھی اولاد ہے۔" وہ اسے مطمئن کرنا چاہتا تھا۔ اسے لگ رہا تھا شاید ماہی کو یہ بات ڈسٹرب کر رہی ہے۔ "ایک منٹ شاہویز ملک۔۔ یہ صرف میری اولاد ہے۔" ماہی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔ "اس پر آپ کا کوئی حق نہیں۔۔ مجھے اسی بات پر رونا آ رہا ہے کہ کل اس بچے کو کیا جواب دوں گی۔۔؟ اس کا باپ ایک

شاہویز ملک۔۔ یہ صرف میری اولاد ہے۔" ماہی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔ "اس پر آپ کا کوئی حق نہیں۔۔ مجھے اسی بات پر رونا آ رہا ہے کہ کل اس بچے کو کیا جواب دوں گی۔۔؟ اس کا باپ ایک زانی تھا، بدکردار تھا۔۔؟ جسے صرف لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانا آتا تھا۔؟ آج کے بعد آپ میرے راستے میں نہیں آئیں گے۔" اس نے قطعیت سے کہا۔ شاہویز کی آنکھیں لہو رنگ ہوئیں۔

"میں نے کسی روز بھی تمہاری مجبوری کا فائدہ مفت میں نہیں

زانی تھا، بدکردار تھا۔۔۔! جسے صرف لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانا آتا تھا۔ ؟ آج کے بعد آپ میرے راستے میں نہیں آئیں گے۔" اس نے قطعیت سے کہا۔ شاہویز کی آنکھیں لہو رنگ ہوئیں۔ "میں نے کسی روز بھی تمہاری مجبوری کا فائدہ مفت میں نہیں اٹھایا۔ میں تمہیں اس کے لیے پے کرتا رہا ہوں۔" وہ اسے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک بار پھر اس کی اوقات یاد دلا گیا۔ "کون سی پیمنٹ۔۔؟ آپ کو کیا لگتا ہے دنیا میں ہر چیز آپ پیسے سے خرید

اٹھایا۔ میں تمہیں اس کے لیے پے کرتا رہا ہوں۔" وہ اسے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک بار پھر اس کی اوقات یاد دلا گیا۔ "کون سی پیمنٹ۔۔؟ آپ کو کیا لگتا ہے دنیا میں ہر چیز آپ پیسے سے خرید سکتے ہیں۔۔؟ میں اب تک آپ کے پاس صرف اس لیے آ رہی تھی کہ میں آپ کے نکاح میں تھی۔ اگر یہ نکاح نہ ہوا ہوتا تو آپ اور میں کبھی بھی ایک ساتھ نہ ہوتے۔۔ اس خوش فہمی سے نکل آیئے شاہویز ملک کہ آپ جب چاہیں جس کو چاہیں پیسوں سے خرید

سکتے ہیں۔۔؟ میں اب تک آپ کے پاس صرف اس لیے آرہی تھی
کہ میں آپ کے نکاح میں تھی۔ اگر یہ نکاح نہ ہوا ہوتا تو آپ اور
میں کبھی ایک ساتھ نہ ہوتے۔۔اس خوش فہمی سے نکل آیئے
شاہویز ملک کہ آپ جب چاہیں جس کو چاہیں پیسوں سے خرید
سکتے ہیں۔ آج کے بعد اگر میں نے آپ کو اپنے آس پاس دیکھا تو
مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔میں یا تو خود کو ختم کرلوں گی
یا اس بچے کو۔" وہ چبا چبا کر کہتی وہاں سے نکلنے ہی والی تھی

سکتے ہیں۔ آج کے بعد اگر میں نے آپ کو اپنے آس پاس دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ میں یا تو خود کو ختم کرلوں گی یا اس بچے کو۔" وہ چبا چبا کر کہتی وہاں سے نکلنے ہی والی تھی جب شاہویز نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور گاڑی میں بٹھایا۔ "چاہے تم مجھ سے ناراض رہو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا لیکن پبلک ٹرانسپورٹ میں مت جاؤ تمہاری ہیلتھ کے لیے سیف نہیں ہے۔" وہ التجا کرتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔ وہ راستے میں اس کے

جب شاہویز نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور گاڑی میں بٹھایا۔ "چاہے
تم مجھ سے ناراض رہو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا لیکن
پبلک ٹرانسپورٹ میں مت جاؤ تمہاری ہیلتھ کے لیے سیف نہیں
ہے۔" وہ التجا کرتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔ وہ راستے میں اس کے
لیے بے تحاشہ چیزیں خریدتا اس کے لیے فریش جوس آرڈر کر گیا
اور اسے زبردستی پلایا۔ اس کو خوش رہنے کی تلقین کرتا گھر
ڈراپ کر کے جا چکا تھا۔ واپسی کے راستے پر شاہویز ملک کے

لیے بے تحاشہ چیزیں خرید تا اس کے لیے فریش جوس آرڈر کر گیا
اور اسے زبردستی پلایا۔ اس کو خوش رہنے کی تلقین کرتا گھر
ڈراپ کر کے جا چکا تھا۔ واپسی کے راستے پر شاہویز ملک کے
دماغ میں اس کی باتیں گھوم رہی تھیں تبھی خیال آنے پر اس نے
فون اٹھایا اور اپنے مینیجر کو کال ملائی۔ "مس ماہی کو اب تک
کتنے چیک جا چکے ہیں؟" وہ تحکمانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔
لائن کے دوسری طرف اس کا مینیجر گڑبڑایا۔ "سر صرف ایک ہی

دماغ میں اس کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ جبھی خیال آنے پر اس نے
فون اٹھایا اور اپنے مینیجر کو کال ملائی۔ "مس ماہی کو اب تک
کتنے چیک جا چکے ہیں؟" وہ تحکمانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔
لائن کے دوسری طرف اس کا مینیجر گڑبڑایا۔ "سر صرف ایک ہی
چیک گیا ہے میڈم کو 20 لاکھ کا۔" وہ منمنایا تھا۔ "واٹ ربش میں
تم سے کہتا رہا اسے چیک دے دینا تم اب تک سوئے ہوئے تھے؟" وہ
دھاڑ اٹھا تھا۔ "سر میم نے لینے سے منع کر دیا تھا۔" وہ بیچارہ کیا کر

چیک گیا ہے میڈم کو 20 لاکھ کا۔" وہ منمنایا تھا۔ "واٹ ربش میں تم سے کہتا رہا اسے چیک دے دینا تم اب تک سوئے ہوئے تھے؟" وہ دھاڑا تھا۔ "سر میم نے لینے سے منع کر دیا تھا۔" وہ بیچارہ کیا کر سکتا تھا۔ "بتا نہیں سکتے تھے۔۔" وہ ایک بار پھر دانت کچکچاتے پوچھ رہا تھا۔ "سوری سر۔۔۔ مجھے خیال نہیں رہا۔" وہ غصے میں کال کاٹ چکا تھا تبھی اس کی نظر پچھلی سیٹ پر پڑے فروٹس پر پڑی وہ ان میں سے کچھ بھی نہیں لے کر گئی تھی۔ "ہائے

سکتا تھا۔ "بتا نہیں سکتے تھے۔۔" وہ ایک بار پھر دانت کچکچاتے پوچھ رہا تھا۔ "سوری سر۔۔۔۔ مجھے خیال نہیں رہا۔" وہ غصے میں کال کاٹ چکا تھا تبھی اس کی نظر پچھلی سیٹ پر پڑے فروٹس پر پڑی وہ ان میں سے کچھ بھی نہیں لے کر گئی تھی۔ "ماہی تمہیں مجھ سے اس حد تک نفرت ہے کہ تم ہمارے بچے پر میرا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔" وہ کرب سے سوچ رہا تھا۔ وہ تیزی سے گاڑی ریورس کرتا ماہی کے گھر کے باہر گاڑی کو زوردار

تمہیں مجھ سے اس حد تک نفرت ہے کہ تم ہمارے بچے پر میرا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔" وہ کرب سے سوچ رہا تھا۔ وہ تیزی سے گاڑی ریورس کرتا ماہی کے گھر کے باہر گاڑی کو زوردار بریک لگائی۔

اس سے بہتر تھا تم مجھے مرنے دیتی۔" زناٹے دار تھپڑ ماہی کی امی کی طرف سے پڑنے پر وہ ایک طرف گری تھی۔ جب ماہی نے

بریک لگائی۔

اس سے بہتر تھا تم مجھے مرنے دیتی۔" زناٹے دار تھپڑ ماہی کی امی کی طرف سے پڑنے پر وہ ایک طرف گری تھی۔ جب ماہی نے اپنی ماں کو ساری بات بتائی تو وہ اپنے آپے سے باہر ہو گئیں۔ ان کی سانس پھولنے لگی۔ آنکھوں سے الگ آنسو بہہ رہے تھے۔ "مجھے مرنے دیتی کم از کم تمہاری رسوائی میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی۔"

امی کی طرف سے پڑنے پر وہ ایک طرف گری تھی۔ جب ماہی نے
اپنی ماں کو ساری بات بتائی تو وہ اپنے آپے سے باہر ہو گئیں۔ ان
کی سانس پھولنے لگی۔ آنکھوں سے الگ آنسو بہہ رہے تھے۔ "مجھے
مرنے دیتی کم از کم تمہاری رسوائی میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی۔"
وہ اذیت سے کہہ رہی تھیں۔ "ایسا مت کہیں امی۔۔ میں
آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔" ماہی منمنائی۔ ایک کے بعد ایک
تھپڑ نے ماہی کو نڈھال کر دیا تبھی کسی مہربان بازوؤں نے اسے

وہ اذیت سے کہہ رہی تھیں۔ "ایسا مت کہیں امی۔۔ میں
آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔" ماہی منمنائی۔ ایک کے بعد ایک
تھپڑ نے ماہی کو نڈھال کر دیا تبھی کسی مہربان بازوؤں نے اسے
اپنی آغوش میں لیا اور اپنے پیچھے کیا۔ "آپ کے تھپڑوں کا اصل
حقدار میں ہوں آنٹی۔۔ میں نے اسے مجبور کر دیا تھا۔" شاہویز اس
کی ڈھال بنا اس کی ماں کے ہر وار سے اسے بچا گیا۔ "اگر یہ تھپڑ
آپ کے بجائے میری ماں نے میرے منہ پر لگایا ہوتا تو آج میں اس

اپنی آغوش میں لیا اور اپنے پیچھے کیا۔ "آپ کے تھپڑوں کا اصل حقدار میں ہوں آنٹی۔۔ میں نے اسے مجبور کر دیا تھا۔" شاہویز اس کی ڈھال بنا اس کی ماں کے ہر وار سے اسے بچا گیا۔ "اگر یہ تھپڑ آپ کے بجائے میری ماں نے میرے منہ پر لگایا ہوتا تو آج میں اس مقام پر نہ ہوتا۔ آنٹی آپ کی بیٹی کی تربیت بہت اچھی ہے۔ یہ ایک باکردار باوفا بیٹی ہے۔ اس نے آپ کی صحت کی خاطر اپنی مجبوری کے تحت مجھ سے مدد لی تھی تب بھی یہ نکاح کے بغیر

آپ کے بجائے میری ماں کے میرے منہ پر لگا یا ہوتا تو آج میں اس
مقام پر نہ ہوتا۔ آنٹی آپ کی بیٹی کی تربیت بہت اچھی ہے۔ یہ
ایک باکردار باوفا بیٹی ہے۔ اس نے آپ کی صحت کی خاطر اپنی
مجبوری کے تحت مجھ سے مدد لی تھی تب بھی یہ نکاح کے بغیر
میرے قریب نہیں آئی تھی۔ اب بھی یہ میرے نکاح میں موجود ہے
اور یہ بچہ میرا ہے۔ آنٹی یہ بچہ مجھ سے مت چھینیں۔ میں اسے
اون کروں گا۔ میں آپ کے سامنے بھیک مانگتا ہوں مجھ سے میری

میرے قریب نہیں آئی تھی۔اب بھی یہ میرے نکاح میں موجود ہے
اور یہ بچہ میرا ہے۔۔آنٹی یہ بچہ مجھ سے مت چھینیں۔میں اسے
اون کروں گا۔میں آپ کے سامنے بھیک مانگتا ہوں مجھ سے میری
اولاد مت چھینیں۔کوئی تو ہو گا جو شاہویز ملک کو بے پناہ بے
لوث محبت کرے گا۔۔میرے ماں باپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا تھا۔
مجھے اس دنیا میں کبھی کسی سے محبت نہیں ملی۔ہر کوئی

اولاد مت چھینیں۔ کوئی تو ہو گا جو شاہویز ملک کو بے پناہ بے لوث محبت کرے گا۔۔ میرے ماں باپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا تھا۔ مجھے اس دنیا میں کبھی کسی سے محبت نہیں ملی۔ ہر کوئی میرے پیسے کے پیچھے تھا لیکن یہ بچہ مجھ سے سچی محبت کرے گا۔ یہ میرے ساتھ میرے پیسوں کی وجہ سے وابستہ نہیں ہو گا۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیے ان سے التجا کر رہا تھا۔ اس کی باتوں پر ماہی اور اس کی امی کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں

میرے پیسے کے پیچھے تھا لیکن یہ بچہ مجھ سے سچی محبت
کرے گا۔ یہ میرے ساتھ میرے پیسوں کی وجہ سے وابستہ نہیں
ہو گا۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیے ان سے التجا کر رہا تھا۔ اس کی
باتوں پر ماہی اور اس کی امی کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں
ہوئے۔ "آنٹی پلیز آپ اسے سمجھائیں یہ مجھے معاف کر دے۔ میں
اسے اپنے بچے کو ساری دنیا کے سامنے اون کرنا چاہتا ہوں۔" ماہی
کی امی اس کی بات پر اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔ "بیٹا تم اس

باتوں پر ماہی اور اس کی امی کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہوئے۔ "آنٹی پلیز آپ اسے سمجھائیں یہ مجھے معاف کر دے۔ میں اسے اپنے بچے کو ساری دنیا کے سامنے اون کرنا چاہتا ہوں۔" ماہی کی امی اس کی بات پر اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔ "بیٹا تم اس سے بات کر لو اگر اسے تمہارے ساتھ سے کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی نہیں۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہتیں وہاں سے جا چکی تھیں۔ شاہویز ماہی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے ہاتھوں

سے بات کر لو اگر اسے تمہارے ساتھ سے کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی نہیں۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہتیں وہاں سے جا چکی تھیں۔ شاہویز ماہی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے ہاتھوں کو محبت سے اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ مغرور سے شاہویز ملک کے چہرے پر آج ندامت تھی۔ اس کی آنکھوں میں لجاجت تھی۔ آج وہ خود بھکاری بنا اپنے بچے کے ساتھ کی بھیک مانگ رہا تھا۔

"ماہی مجھے معاف کر دو میں تم سے اپنے ہر ظلم کی معافی

کو محبت سے اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ مغرور سے شاہویز ملک کے چہرے پر آج ندامت تھی۔اس کی آنکھوں میں لجاجت تھی۔ آج وہ خود بھکاری بنا اپنے بچے کے ساتھ کی بھیک مانگ رہا تھا۔

"ماہی مجھے معاف کردو میں تم سے اپنے ہر ظلم کی معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔پلیز مجھ سے میری اولاد مت چھینو۔" وہ آنسو بہاتا اس سے التجا کر رہا تھا۔"میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔" ماہی نے روتے ہوئے کہا۔"میری محبت میری تڑپ اور

"ماہی مجھے معاف کر دو میں تم سے اپنے ہر ستم کی معافی
مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔ پلیز مجھ سے میری اولاد مت چھینو۔"
وہ آنسو بہاتا اس سے التجا کر رہا تھا۔ "میں آپ سے نفرت کرتی
ہوں۔" ماہی نے روتے ہوئے کہا۔ "میری محبت میری تڑپ اور
تمہاری وفاداری تمہاری نفرت کو محبت میں بدل دے گی۔" وہ اس
سے زیادہ خود کو یقین دلا رہا تھا۔ "بس تم میرے بچے کو یہ پتہ مت
لگنے دینا کہ اس کا باپ بدکردار تھا زانی تھا کیونکہ اس کی ماں

تمہاری وفاداری تمہاری نفرت کو محبت میں بدل دے گی۔" وہ اس
سے زیادہ خود کو یقین دلا رہا تھا۔ "بس تم میرے بچے کو یہ پتہ مت
لگنے دینا کہ اس کا باپ بدکردار تھا زانی تھا کیونکہ اس کی ماں
کی زندگی میں آنے کے بعد شاہویز ملک کسی اور عورت کے قابل
نہیں رہا تھا۔۔ یہ سچ ہے کہ تم سے پہلے میری زندگی میں انگنت
لڑکیاں آئیں۔۔ لیکن تمہارے بعد سے میں کسی کے قابل نہیں رہا۔"

کی زندگی میں آنے کے بعد شاہویز ملک کسی اور عورت کے قابل
نہیں رہا تھا۔۔۔یہ سچ ہے کہ تم سے پہلے میری زندگی میں انگنت
لڑکیاں آئیں۔۔۔لیکن تمہارے بعد سے میں کسی کے قابل نہیں رہا۔"
وہ اسے بتا رہا تھا۔"وعدہ کریں آپ کبھی دھوکہ نہیں دیں گے۔" وہ
بہتی آنکھوں سے اس کے آگے ہاتھ پھیلائے کہہ رہی تھی۔"ممکن
ہی نہیں ہے۔" وہ بغیر ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے اپنا ہاتھ اس کے
ہاتھ میں دے گیا۔"بس ایک درخواست ہے ایک اور شاہویز ملک کو

وہ اسے بتارہا تھا۔ "وعدہ کریں آپ بھی دھوکہ نہیں دیں گے۔" وہ بہتی آنکھوں سے اس کے آگے ہاتھ پھیلائے کہہ رہی تھی۔ "ممکن ہی نہیں ہے۔" وہ بغیر ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے گیا۔ "بس ایک درخواست ہے ایک اور شاہویز ملک کو اس دنیا میں نہ آنے دو۔ ہم دونوں اس کی پرورش بہت ہی محبت سے کریں گے۔ اپنی بربادی سے سبق سیکھتے میں ہمارے بچے کی تربیت شاندار کروں گا۔۔ اسے اس کی ماں کی طرح باکردار، باوفا

اس دنیا میں نہ آنے دو۔ ہم دونوں اس کی پرورش بہت ہی محبت
سے کریں گے۔ اپنی بربادی سے سبق سیکھتے میں ہمارے بچے کی
تربیت شاندار کروں گا۔۔ اسے اس کی ماں کی طرح باکردار، باوفا
بناؤں گا۔" وہ آنکھوں میں یقین لیے بتا رہا تھا۔ "اور اس کے بابا
کی طرح کچھ بھی نہیں؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی
تھی۔ "اس کے بابا میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو یہ اڈاپٹ کر

بناؤں گا۔" وہ آنکھوں میں یقین لیے بتا رہا تھا۔ "اور اس کے بابا کی طرح کچھ بھی نہیں؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "اس کے بابا میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو یہ اڈاپٹ کر سکے۔" اس کے لہجے میں ندامت تھی۔ "اسے اس کے بابا کی طرح پاورفل بنائے گا تاکہ اسے کل کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔"

بات کے اختتام پر دونوں مسکرا دیے۔ شاہویز نے نرمی سے

سکے۔" اس کے لہجے میں ندامت تھی۔ "اسے اس کے بابا کی طرح پاور فل بنائیے گا تاکہ اسے کل کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔"

بات کے اختتام پر دونوں مسکرا دیے۔ شاہویز نے نرمی سے اس کے گالوں پر ہاتھ پھیرا جہاں تھپڑوں کے نشان چھپے ہوئے تھے۔ "سویٹ ہارٹ صرف تمہیں غصہ نہیں آتا تمہاری امی بھی غصے کی بہت تیز ہیں۔" وہ اس کے گالوں پر چھپے نشان پر انگلی پھیرتے کہہ رہا تھا۔ "اس کے بابا بھی کچھ کم نہیں ہیں۔" وہ

اس کے گالوں پر ہاتھ پھیرا جہاں تھپڑوں کے نشان چھپے ہوئے تھے۔"سویٹ ہارٹ صرف تمہیں غصہ نہیں آتا تمہاری امی بھی غصے کی بہت تیز ہیں۔" وہ اس کے گالوں پر چھپے نشان پر انگلی پھیرتے کہہ رہا تھا۔"اس کے بابا بھی کچھ کم نہیں ہیں۔" وہ مسکرائی اس کا ہاتھ تھام گئی۔دونوں ایک دوسرے کے سر سے سر ٹکائے آنسو بہاتے اپنے مستقبل کے خواب بن رہے تھے۔

پھیرتے کہہ رہا تھا۔ "اس کے بابا بھی کچھ کم نہیں ہیں۔" وہ مسکرائی اس کا ہاتھ تھام گئی۔ دونوں ایک دوسرے کے سر سے سر ٹکائے آنسو بہاتے اپنے مستقبل کے خواب بن رہے تھے۔

"آپ کے بابا آنے والے ہیں۔" ماہی ادھر سے ادھر چکر لگاتی نو ماہ کے شاہنواز کو اپنی گود میں اٹھائے بہلانے کی کوشش کر رہی تھی جو تا حال چپ ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس کے بابا کو

"آپ کے بابا آنے والے ہیں۔" ماہی ادھر سے ادھر چکر لگاتی نو ماہ کے شاہنواز کو اپنی گود میں اٹھائے بہلانے کی کوشش کر رہی تھی جو تا حال چپ ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس کے بابا کو آنے میں بہت دیر ہو چکی تھی جب تک وہ اپنے بابا کی شکل نہ دیکھ لیتا وہ نہیں سونے والا تھا۔ رو رو کر اس نے پورا گھر سر پر اٹھا رکھا تھا۔ شاہنواز اور اس کی مما کو اس کے بابا کی توجہ،

آنے میں بہت دیر ہو چکی تھی جب تک وہ اپنے بابا کی شکل نہ
دیکھ لیتا وہ نہیں سونے والا تھا۔ رو رو کر اس نے پورا گھر سر پر
اٹھا رکھا تھا۔ شاہنواز اور اس کی مما کو اس کے بابا کی توجہ،
محبت اور کیئر کی بہت بری عادت پڑ چکی تھی۔ وہ جب تک گھر
نہ آجاتے دونوں ماں بیٹا بے چین رہتے تھے۔ اب بھی شاہویز آفس
سے اب تک گھر نہیں لوٹا تھا۔ دونوں ماں بیٹا پریشان تھے۔ ماہی

محبت اور کیئر کی بہت بری عادت پڑ چکی تھی۔ وہ جب تک گھر
نہ آجاتے دونوں ماں بیٹا بے چین رہتے تھے۔ اب بھی شاہویز آفس
سے اب تک گھر نہیں لوٹا تھا۔ دونوں ماں بیٹا پریشان تھے۔ ماہی
پورے گھر میں بولائی بولائی پھر رہی تھی جب کہ شاہنواز اس
کی گود میں بلکتا جارہا تھا۔ شاہویز کو آنے میں عموماً اتنی دیر
نہیں ہوتی تھی۔ آج کوئی امپورٹنٹ کانٹریکٹ تھا جس کی وجہ
سے اسے دیر ہو جانے والی تھی لیکن یہ دیر اب زیادہ دیر میں بدل

پورے گھر میں بولائی بولائی پھر رہی تھی جب کہ شاہنواز اس کی گود میں بلکتا جا رہا تھا۔ شاہویز کو آنے میں عموماً اتنی دیر نہیں ہوتی تھی۔ آج کوئی امپورٹنٹ کانٹریکٹ تھا جس کی وجہ سے اسے دیر ہو جانے والی تھی لیکن یہ دیر اب زیادہ دیر میں بدل چکی تھی جو اب ماہی کو بھی فکر میں مبتلا کر رہی تھی۔ وہ اس کے موبائل پر بار بار کال کر رہی تھی جو کہ وہ ریسیو نہیں کر رہا تھا۔ اس سارے عرصے میں شاہویز اپنی فیملی کے ساتھ بے

سے اسے دیر ہو جانے والی تھی لیکن یہ دیر اب زیادہ دیر میں بدل چکی تھی جواب ماہی کو بھی فکر میں مبتلا کر رہی تھی۔ وہ اس کے موبائل پر بار بار کال کر رہی تھی جو کہ وہ ریسیو نہیں کر رہا تھا۔ اس سارے عرصے میں شاہویز اپنی فیملی کے ساتھ بے تحاشا خوش اور مطمئن تھا۔ دونوں کی زندگی اپنی ڈگر پر چل پڑی تھی۔ ماہی پورے گھر میں راج کر رہی تھی۔ گھر میں کسی بھی مرد ملازم کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا

تحاشا خوش اور مطمئن تھا۔ دونوں کی زندگی اپنی ڈگر پر چل پڑی تھی۔ ماہی پورے گھر میں راج کر رہی تھی۔ گھر میں کسی بھی مرد ملازم کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اس کی بیوی اپنے سر کو ڈھانپ کر رکھتی ہے۔ وہ اس کے حجاب کا خیال کرتے کسی مرد ملازم کو اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا اور خود اسے اپنی بیوی کے بال کھلے پسند تھے۔ اس لیے وہ پورے

اس کی بیوی اپنے سر کو ڈھانپ کر رکھتی ہے۔ وہ اس کے حجاب کا خیال کرتے کسی مرد ملازم کو اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا اور خود اسے اپنی بیوی کے بال کھلے پسند تھے۔ اس لیے وہ پورے گھر میں آزادی سے بغیر دوپٹہ لیے گھوم پھر سکتی تھی۔ گاڑی کے ہارن پر دونوں ماں بیٹا متوجہ ہوئے تبھی داخلی دروازے سے شاہویز ملک اندر داخل ہوا۔ اس کچھ ہی عرصے میں وہ مزید ہنڈسم اور پرکشش ہو گیا تھا۔ اسے دیکھ کر ماہی کا دل زور سے

گھر میں آزادی سے بغیر دوپٹہ لیے گھوم پھر سکتی تھی۔ گاڑی کے ہارن پر دونوں ماں بیٹا متوجہ ہوئے تبھی داخلی دروازے سے شاہویز ملک اندر داخل ہوا۔ اس کچھ ہی عرصے میں وہ مزید ہینڈسم اور پرکشش ہو گیا تھا۔ اسے دیکھ کر ماہی کا دل زور سے دھڑکا۔ شاہنواز اپنے بابا کو دیکھتا اس کی طرف ہمکنے لگا۔

شاہویز اپنا بیگ ایک طرف رکھتا اپنے لاڈلے بیٹے کو اپنی گود میں لے چکا تھا۔ شاہنواز تو باپ کی گود میں جاتے ہی ایسے چپ ہوا

ہینڈسم اور پرفیکٹ ہو گیا تھا۔ اسے دیکھ کر ماہی کا دل زور سے دھڑکا۔ شاہنواز اپنے بابا کو دیکھتا اس کی طرف ہمکنے لگا۔

شاہویز اپنا بیگ ایک طرف رکھتا اپنے لاڈلے بیٹے کو اپنی گود میں لے چکا تھا۔ شاہنواز تو باپ کی گود میں جاتے ہی ایسے چپ ہوا جیسے وہ رو ہی نہیں رہا تھا۔ ماہی اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی۔ شاہویز نے محبت سے اپنے بیٹے کے گالوں سے آنسو صاف کیے۔ سرخ و سفید رنگت والا یہ بچہ اپنی ماں پر گیا تھا جو روتا یا

لے چکا تھا۔ شاہوار تو باپ کی گود میں جاتے ہی ایسے چپ ہوا
جیسے وہ رو ہی نہیں رہا تھا۔ ماہی اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی۔
شاہویز نے محبت سے اپنے بیٹے کے گالوں سے آنسو صاف کیے۔
سرخ و سفید رنگت والا یہ بچہ اپنی ماں پر گیا تھا جو روتا یا
ہنستا گلابی پڑ جاتا تھا۔ ماہی بھی شاہویز کی طرف بڑھی۔ "کہاں
رہ گئے تھے آپ؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔ شاہویز نے اسے خود
میں بھینچ لیا اور اس کی پیشانی پر لب رکھے۔ "مسڈ یو سو مچ۔"

ہنستا گلابی پڑ جاتا تھا۔ ماہی بھی شاہویز کی طرف بڑھی۔ "کہاں
رہ گئے تھے آپ؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔ شاہویز نے اسے خود
میں بھینچ لیا اور اس کی پیشانی پر لب رکھے۔ "مسڈ یو سو مچ۔"
وہ اپنی آنکھوں میں محبت کا جہاں لیے اسے بتا رہا تھا۔ "می
ٹو۔" وہ بھی بے تابی سے کہتی اس کے گال پر اپنے لب رکھ گئی۔
"بتایا تو تھا آج بزی ہوں تو لیٹ آؤں گا۔" وہ اسے اپنے لیٹ آنے کی

وہ اپنی آنکھوں میں محبت کا جہاں لیے اسے بتا رہا تھا۔ "می
ٹو۔۔" وہ بھی بے تابی سے کہتی اس کے گال پر اپنے لب رکھ گئی۔
"بتایا تو تھا آج بزی ہوں تو لیٹ آؤں گا۔" وہ اسے اپنے لیٹ آنے کی
وجہ بتا رہا تھا۔ شاہنواز اپنے باپ کے کندھے پر سر رگڑتا سو چکا
تھا جیسے وہ اس کے لمس کا ہی منتظر تھا۔ "یہ کیا یہ غلط ہے
پورا دن یہ مجھے اپنے پیچھے نچاتا ہے۔ آپ کو دیکھتے ہی یہ سو
جاتا ہے کیوں۔۔۔؟" ماہی نے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے

وجہ بتا رہا تھا۔ شاہنواز اپنے باپ کے کندھے پر سر رگڑتا سو چکا

تھا جیسے وہ اس کے لمس کا ہی منتظر تھا۔ "یہ کیا یہ غلط ہے

پورا دن یہ مجھے اپنے پیچھے نچاتا ہے۔ آپ کو دیکھتے ہی یہ سو

جاتا ہے کیوں۔۔۔؟" ماہی نے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے

شاہویز سے شکوہ کیا۔ "کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی مما اب اس

کے بابا کو وقت دیں۔" شاہویز اسے اس کے کاٹ میں لٹا چکا تھا۔

ماہی کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپائے خمار آلود لہجے میں کہہ رہا

جاتا ہے کیوں۔۔۔؟" ماہی نے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے
شاہویز سے شکوہ کیا۔" کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی مما اب اس
کے بابا کو وقت دیں۔" شاہویز اسے اس کے کاٹ میں لٹا چکا تھا۔
ماہی کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپائے خمار آلود لہجے میں کہہ رہا
تھا۔" آپ فریش ہو جائیں میں کھانا گرم کرتی ہوں۔" وہ اس کی
بیئرڈ سہلاتی کہہ رہی تھی۔" مجھے کچھ دیر خود کو محسوس
کرنے دو میں بہت تھکا ہوا ہوں۔" شاہویز اس کی گردن میں چہرہ

ماہی کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپائے خمار آلود لہجے میں کہہ رہا تھا۔"آپ فریش ہو جائیں میں کھانا گرم کرتی ہوں۔" وہ اس کی بیرڈ سہلاتی کہہ رہی تھی۔"مجھے کچھ دیر خود کو محسوس کرنے دو میں بہت تھکا ہوا ہوں۔" شاہویز اس کی گردن میں چہرہ چھپائے اس کی خوشبو محسوس کرتے اپنا ہر روز کا نشہ پورا کر رہا تھا۔ماہی کے گال دہکنے لگے۔اس کی یہ عادت آج بھی نہیں بدلی تھی۔اسے جب ماہی چاہیے ہوتی تھی تب ماہی کے بغیر بات

چھپائے اس کی خوشبو محسوس کرتے اپنا ہر روز کا نشہ پورا کر رہا تھا۔ ماہی کے گال دہکنے لگے۔ اس کی یہ عادت آج بھی نہیں بدلی تھی۔ اسے جب ماہی چاہیے ہوتی تھی تب ماہی کے بغیر بات نہیں بنتی تھی۔ "شاہویز۔۔۔" وہ منمنائی۔ وہ اس کی گردن پر جا بجا لمس چھوڑتا اس کی گردن سرخ کر چکا تھا۔ "شاہویز مجھے بھوک لگ رہی ہے۔" وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔

نہیں بنتی تھی۔ "شاہویز۔۔۔" وہ منمنائی۔ وہ اس کی گردن پر جا بجا لمس چھوڑتا اس کی گردن سرخ کر چکا تھا۔ "شاہویز مجھے بھوک لگ رہی ہے۔" وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔

"تم کھانا کھاؤ اور میں آج رات پھر سے تمہیں کھاؤں گا۔" وہ شرارت سے کہتا اس کے لبوں پر شدت سے جھکا اور ان کی نمی پینے لگا۔ وہ کندھوں سے اسے تھام گئی اور وہ اس کی کمر میں بازو حمائل کر گیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی شدت کو محسوس

"تم کھانا کھانا اور میں آج رات پھر سے تمہیں کھاؤں گا۔" وہ شرارت سے کہتا اس کے لبوں پر شدت سے جھکا اور ان کی نمی پینے لگا۔ وہ کندھوں سے اسے تھام گئی اور وہ اس کی کمر میں بازو حمائل کر گیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی شدت کو محسوس کر رہے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ پر خوش اور مطمئن تھے۔ ان کی زندگی بھی انہیں خوش دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

ختم شد

بازو تھام کر لیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی شدت کو محسوس کر رہے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ پر خوش اور مطمئن تھے۔ ان کی زندگی بھی انہیں خوش دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

ختم شد

کہانی کیسی لگی اس کا اظہار کمنٹ میں لازمی کیجیے گا اور مزید دلچسپ کہانیوں کے لیے ہمارے چینل کو سبسکرائب کر لیں اور اپنے دوستوں کے ساتھ بھی شیئر کریں شکریہ 💖

کہانی کیسی لگی اس کا اظہار کمنٹ میں لازمی کیجیے گا اور
مزید دلچسپ کہانیوں کے لیے ہمارے چینل کو سبسکرائب کر لیں
اور اپنی دوستوں کے ساتھ بھی شیئر کریں شکریہ 💖

کہانی کیسی لگی اس کا اظہار کمنٹ میں لازمی کیجیے گا اور
مزید دلچسپ کہانیوں کے لیے ہمارے چینل کو سبسکرائب کر لیں
اور اپنے دوستوں کے ساتھ بھی شیئر کریں شکریہ 💖